RARE BOOK
... TO BE ISSUED

باہتمام حاجی ولی اللہ ... مطبع محمدی ... میں چھپا

CHECKED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہی اوس خدای پاک کو	نور ایمان جسنی بخشا خاک کو
خاک کو پر نور سرتا پا کیا	قطرۂ ناچیز کو دریا کیا

سبحان اللہ تعالیٰ شانہ کہ ذات مستجمع صفات اوسکی بری ہی شرک اور زوال سی اور آلودگی اور صمدیت اوسکی پاک ہی ادراک وہم و خیال سی مشابہت اعراض اور جواہر سے قطعاً بری اور مناسبت اوہام اور خواطر سی مطلقاً معرا ایسا معبود مطلق کہ جسنی بنی آدم کی واسطی چراغ رہنمائی کا انبیا کی ہاتھوں دیا اور تمام عالم کو سید الانبیا سند الاصفیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع جمال جہان آرا سے روشن کیا بلکہ اوسیکی واسطی تمام انبیا اور ملائکہ مقربین اور آسمان و زمین اور ہیجدہ ہزار عالم کو عالم ظہور مین لایا اور اوسکی وجود باجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانہ اختصاص کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً سی خلقت خاص لَولَاكَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاكَ کا پہنایا پس

افضل ترین صلوٰت طیبات کہ جسکی خوشبوسی باغ رضوان کا معطر اور مشام ملاءِ اعلیٰ
کا معنبر ہو جاوی ہزاروں دل وجان اوس سلطان دین پرور کے روضۂ منورہ پر نثار کیا جاہئی کیسا
سلطان صاحبِ ہان حبیب الرحمان محبوب سبحان یکۂ تازِ عرصہ گاہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ شہبازِ
بلند پرواز دَنَا فَتَدَلَّىٰ شاہ اورنگ نشین مکانِ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ
راز دار رموز بہترین فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ طوطی شکرخای وَمَا يَنطِقُ
عَنِ الْهَوَىٰ عندلیب خوشنوای إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ آئینہ صورت نمای لولاک
لما گنجینۂ گوہر ہای وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ شہنشاہ فرمان ہای آدم ومن دونہ
تحت لوائی گلبن نورستہ گلستان کن ہای ماہ روی طلعت زیبای خورشید سیمای وَالنَّهَارِ
إِذَا تَجَلَّىٰ سیاہ موی غالیہ سای عنبر آسای وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ شمع شب افروز
كُنتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ آفتاب جہان تاب وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تشکی ارکہ طہٰ ویٰسین آہای حقیقت فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
گلگونہ عارض وَالشَّمْسِ وَالضُّحَىٰ شانہ کش طرہ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ سرمۂ دیدہ
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ شہسوار میدان اجتبا شہریار ایوان اصطفا صدر صُفّۂ
صفا بدر قبۂ وفا گوہر درج بطحی اختر برج طٰہٰ واسطۂ آفرینش ارض وسما شفیع گناہان ما وشما
مکرم کبریا مقدم مرتجی معظم مہتدی مؤید معتمدی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الاتقیا ای عاشقان روی محمد وای شیفتگان
گیسوی احمد جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مادہ تمام موجودات

اور خلاصہ جمیع کائنات کا ہی یعنی جب صانع باکمال کو ظاہر کرنا اپنی حسن و جمال کا منظور
ہوا پہلی نور احدیت سی نور احمدی پیدا کیا اور تمام موجودات کو اوسکی نور سی عالم ظہور مین
لایا اور ظہور اوس ذات ستودہ صفات کا سب انبیا کی بعد محض اسواسطی تھا کہ جسطرح بعد
طلوع آفتاب کی روشنی ماہتاب اور ستارونکی چھپ جاتی ہی فروغ ملت محمدی ناسخ
ملتونکا ہوا اگر وہ نور قدم پہلی سبکی جلوہ افروز ہوتا تو اور انبیا رسالت اور نبوت سے محروم
رہتی روایت ہی کہ ایکدن جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت
جبرئیل علیہ السلام سی پوچھا کہ ای جبرئیل عمر تمہاری کسقدر ہوئی عرض کیا یا رسول خدا
علیم دانا ہی حال ہی اسقدر جانتا ہون کہ جب مجھی خلعت وجود عنایت ہوا ایک ستارہ
نورانی کہ ہی سو ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تھا اور مین نے اوسی ستارہ کو کئی سو بار دیکھا ہی
آپ نی فرمایا کہ وہ نور اب سی نظر آتا ہی کہا کہ بعد ظہور ذات بابرکات کی پھر کبھی نہین دیکھا
فرمایا کہ وہ ستارہ نور محمدی تھا کہ صانع مطلق نی قبل تخلیق جمیع موجودات کی پیدا کیا تھا
روایت ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی روضہ منورہ مین ایک درخت ہی ہر سال مین
دو بار پھولتا ہی اور ہر ایک پھول مین پانچ پتی ہوتی ہین ہر پتی پر لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ منقوش ہی اہل اوس ملک کا اون پھولونکو باحتیاط تمام رکھتا ہی بعض اوسکی استعمال
سی شفا پاتی ہین اور نابینا بینا ہو جاتی ہین اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گرتا ہی تو کوئی
اوسکو فورا اوٹھا لیجاتی ہین کسی جانور کو مجال نہین کہ اوسکو کہا وی اور کسی آتش کا زور
نہین کہ اوسی جلا وی دوسرے مقام تہلیت ہی کہ ہر گاہ برگ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نام کی برکت سی جلنی سی محفوظ رہی بندہ مومن کہ جسکی دل پر کلمہ طیبہ نقش ہو کیونکر آتش دوزخ سے
محفوظ نہ ہوگا نقل ہی کہ زمانہ بنی اسرائیل مین ایک شخص نہایت فاجر اور بدکار تھا
دو سو برس تک فاسق اور فاجر رہا سب لوگ اوسکی فسق اور فجور سی عاجز تھی جب وہ مرا
تو اوسکو ایک مزبلہ بول و براز مین پھینک دیا جبرئیل امین اوسیوقت حضرت موسی کی پاس
آئی اور کہا خدا تعالی فرماتا ہے کہ آج ہماری دوست نے دنیا سی انتقال کیا لوگون نی اوسکا لاشہ
بول و براز مین پھینک دی ہی اوسکی تجہیز و تکفین لازم ہی اور بنی اسرائیل سی کہو کہ اگر اپنی مغفرت
چاہتی ہین اسیوقت اوسکی جنازی کی نماز پڑہین حضرت سی نی کمال تعجب سی سبب اوسکی آمرزش کا
پوچھا حکم ہوا کہ جسقدر گناہ اوس گنہگار نے دو سو برس کی مدت مین کیے ہر ایک کو خدا خوب جانتا ہے
اور حال اوسکا کبھی لائق بخشائش نہ تھا لیکن ایکدن یہ شخص توریت دیکھتا تھا جسوقت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پڑھا آبدیدہ ہوا اور اوس ورق کو آنکھوں سی لگایا ہمکو تعظیم اور
توقیر اپنی حبیب کے پسند آئی ایک تعظیم کی برکت سی دو سو برس کے گناہ عفو کیئے عاشقان محمد
دلخوش رہو کہ عشق حضرت خواجہ کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا بہر حال وسیلہ نجات
ہی روایت ہی کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کی قریب پہنچی اور حضرت
یوسف علیہ السلام تمامی فوج اور لشکر سی استقبال کو آئی حضرت یعقوب ایک بلندی پر
کھڑی تھی جوق جوق لشکر سامنی گذرتا جاتا تھا جسدم حضرت یوسف نی پدر بزرگوار کو دیکھا
عماری زرنگار سی گری اور حضرت یعقوب نے یوسف علیہ السلام کو دیکھتی ہی کہ پیر جاہ کا غلطان
ہوئی یہان تک دونو لیٹ کی بیہوش ہوگئی ملائکہ مقربین حال دیکھکر روئی اور کہا خداوند

محبت یعقوب اپنی یوسف کی ساتھہ تہی کہ دنیا مین ایسی محبت کسی سی کم ہوگا ارشاد ہوا قسم ہی مجھے
اپنی عزت اور جلال کی مجھے تیاں محمد سے تین ہی محبت ہی جتنی یعقوب کو یوسف سے ہی محبوبین نہین جانتا کہ
یہ کیا مقام ہی اور اپنی محبوب کی امت پر کسقدر نوازش اور اکرام ہی سُبحَانَ اللّٰہِ بکرمہٖ
روایت ہی کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کی دن کمر شفاعت کی باندہینگی اور
تاج کرامت کا فرق مبارک پر رکہکر عرصات قیامت مین جسطرح مادر مشفقہ اپنی فرزند
گمشتہ کی جستجو کرتی ہو اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرماتی ہوی امت گنہکار کی جستجو فرماینگی حکم ہو کا
ای محمد اپنی امت کو حساب کی واسطی سامنی لا آپ خلفای راشدین اور مہاجرین و انصار
شہدا اور زہاد و عباد کو سامنی لیجاینگی خطاب ہو کا ای محمد یہ لوگ مطیع ہین یا منحرف
مخلص ہین یا دشمن عالم ہین یا جاہل روزہ دار ہین یا حرام خوار کس طرح کی لوگ لایا ہی
خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ملول اور مغموم آبدیدہ ہوکی عرض کرینگی پروردگار
میری مجہی تیری رحم اور کرم سی یہ امید نہ تہی کہ اسقدر میری امت کی تفتیش فرمائیگا
ارشاد ہو کا ای حبیب آج روز حساب ہی کاہ کاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا تا تجہی
معلوم ہووے کہ تیری امت سی کسقدر نافرمانی ہوئی اور کوہ کوہ دریا دریا بخشونگا تا کہ تجہی تو
کہ مجہی کسقدر تیری پاسداری اور غمخواری منظور ہی نقل ہے کہ جب بہشت مین
حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام پر عتاب نازل ہوا اور حلۂ بہشتی لی لیا آدم نی شرم
برہنگی سی بہاگنی کا ارادہ کیا موی سر درخت عتاب سی الجہ گئی حکم آیا ای آدم مجہسی
بہاگتا ہی عرض کیا مجہسی مجال کہ ہرگز نہین مگر تجہسی تیری پناہ مانگتا ہون تو غفور رحیم ہی

میری خطا سی کندر کچھ اثر پذیر نہوا حکم آیا اِذۡهَبُوۡا بِعَبۡدِیۡ لیجا میری بندی کو فرشتی
کشان کشان لیجلی یہ عرض کیا خداوندا مجھی تو نی اپنی ید قدرت سی پیدا کیا او بہشت جا کی
آسایش دی ملائکہ کو میری سجدہ کا حکم فرمایا صرف ایک گناہ سی یہ سب کرستین زائل
حکم ہوا اِذۡهَبُوۡا بِعَبۡدِیۡ ملائکہ کہینچتی لیجلی عرض کیا بار خدایا مجھی بہشت سی مت نکال
مین تیری فراق کی طاقت نہین رکہتا فرمایا اِذۡهَبُوۡا بِعَبۡدِیۡ فرشتی اوسیطرح
لیجلی التماس کیا پروردگار بی نیاز تو نی وعدہ کیا تہا کہ تیری اولاد سی انبیا او
اولیا پیدا کرونگا اب مجہپر رحم کر کچھ سودمند نہوا غرض ہر بار منت و الحاح
حضرت آدم کی زیادہ ہوتی تہی اور جس درخت سی پناہ مانگتی تہی وہ درخت
دور ہہا گتا تہا اور ہر بار یہی حکم ہوتا تہا اِذۡهَبُوۡا بِعَبۡدِیۡ اور ملائکہ کشان کشان
لئی جاتی تہی حضرت آدم نی عرض کیا الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سی مجہپر رحم
حکم پہنچا کہ ای ملائکہ اسوقت آدم ہماری درگاہ مین پر شفیع لایا ہی اب تعظیم کرو
اسکی کہ بدولت نام محمدؐ کی ہمنی اوسکا گناہ عفو کیا روایت ہی کہ جب ابلیس
لعین راندۂ درگاہ ہوا ایک فرشتہ ہر روز تپانچہ غضب اوسکی منہ پر مارتا تہا اثر
اوس تپانچی کا دوسری دن تک زائل نہوتا تہا بعد بعثت سید عالم صلی اللہ علیہ
سلم کی جب آیت کریمہ وَمَا اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ نازل ہوئی اوسنی
عرض کیا یارب العالمین عالم مین مین بہی ہون مجہی بہی اس نعمت عظمی سی محروم مت رکہہ حکم
ہوا کہ آج سی ضربت تپانچہ موقوف ہوئی مسلمانونکا مردود بارگاہ ایزدی بدولت

وجود محمدی صلی اللہ وسلم کی سبب بلا سے نجات پاوے طالبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر صدقہ آتش دوزخ سے محفوظ رہیں کیا بعید ہے **نقل ہے** کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل پاے مبارک کو بوسہ دیتے تھے اور بار بار آنکھونسے لگاتے تھے حضرت نے پوچھا اے جبرئیل یہ کیا حالت ہے میکائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ جبرئیل نے آج ستر بار رخصت طلب کی کہ حضور میں حاضر ہو ملائکہ کہتے تھے کہ اسقدر مبالغہ و اصرار کیا ضرور اسنے کہا مجھے معذور رکھو کہ بدون زیارت جمال رسول خدا کے مجھے صبر نہیں آتا **نظم**

چشم کشا نور محمد ببین	قاعدۂ دولت سرمد ببین
هر دو جهان پرتو نور ویست	کون و مکان مظهر نور ویست
نور نبی لمعۂ نور خداست	لمعۂ نور از وی کی جداست
نور خدا ظاهر ازین نور شد	ماتم هر طالب ازین سور شد

یارب صل وسلم دائما ابدا علی نبیک خیر الخلق کلهم

دانایان غواص حقیقت اور ماہران امور شریعت نے یوں لکھا ہے جب حضرت صمدیت کو اظہار ذات مستجمع کمالات کا منظور ہوا جمیع موجودات کی نور سے ہزار برس پیشتر نور کامل اور سرور خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر کے فضای قربت میں کہا پیش و نور سراپا سرور ایک مدت تک بساط تقرب پر طواف میں مشغول رہا بعد اسکے سجدے کے لیے مامور ہوا چنانچہ ایک سال کامل اوس جہان کا کہ ہر سال تین سو ساٹھ دن کا اور ہر روز یہانکے ایک برس برابر ہوتا ہے

سجدی مین رہا اور خدای عزوجل کی تسبیح مین مشغول تہا پس اوس نور قدم تخمیر
سی ایک جوہر بنایا اور اوس جوہر فیض مظہر کو نظر عنایت سی دیکہکی دس حصہ کیے
ایک حصہ سی عرش دوسری سی لوح تیسری سی قلم بنایا اور حکم کیا قلم کو کہ لکہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم قلم نی ہزار برس مین بسم اللہ لکہی بعد اسکی لکہا لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ جسوقت نام خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکہا ہزار برس تک
سر بسجدہ رہا پہر سر اوٹہا کی کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حق تعالی نی اپنی حبیب کی طرف سی جواب دیا وعلیک السلام وعلیہ منی الرحمۃ
اسیطرح حصہ چہارم اور پنجم اور ششم اور ہفتم اور ہشتم اور نہم سی ماہتاب آفتاب بہشت
اور دوزخ اور ملائکہ اور کرسی بنائی دسوین حصہ سی روح محمد پیدا کرکی عرش کی داہنی طرف
چار ہزار برس تک تسبیح اور تقدیس مین مشغول رکہا الغرض وہ نور کرامت ظہور
ستر ہزار برس تک عرش پر اور پانچ ہزار سال کرسی پر جلوہ افروز رہا پہر جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل بموجب حکم ربانی زمین پر آئی اور پارہ خاک طلب کیا زمین
نی جسوقت نام خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا شق ہوگئی اور خاک سپید
مثل کافور اوس سی ظاہر ہوئی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مثقال خاک اوس
مقام سی کہ اب جای تربت اوس جناب کی ہی لی آئی پہر اوس خاک کو مشک اور
زعفران اور سنبل اور مائی معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سی خمیر کرکی مادہ
وجود باجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا اور جبرئیل نی اوس درج نور

مطہر کو اطباق سموات اور اطراف بہشت اور اصناف ملائکہ مین گرد پھرا کر
شروکنا یا هٰذَا طِيْنَةُ حَبِيْبِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ
مَشْهُوْرٌ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَمَذْكُوْرٌ فِي الْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غرض وہ مایہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بصورت ایک قندیل کی چند مدت خلقت
کالبد آدم تک ساق عرش سے معلق رہا جسوقت وہ نور قدم گنجور مطلع انوار قدسیہ
سی مثل کوکب دری کی درخشان ہوا بہر اوس گنج توحید کی لئی محل اور مورد
مطلوب ہوا بعد ترتیب اور ترکیب کالبد حضرت آدم کی بنجوای انا عرضنا الامانۃ
علی السموات والارض والجبال الخ کی ممالک ملکوت مین ندا ہوئی کہ جو کوئی
قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو ہان اس گوہر گرانمایہ کی خریداری کری رباعی

گوہری بر سر بازار ظہور آوردند — تا خریداری از کون و مکان برخیزد
این گرانمایہ متاع از دو جہان مستغنی است — طالبی کو کہ ہم از جان و جہان برخیزد

ابوالبرکات اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام نی زبان استعداد سی عرض کیا

بنشین بر دل ویرانہ ام ای گنج مراد — کہ من اینخانہ بسودای تو ویران کردم

القصہ بمصداق وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ کی وہ ودیعت عظمی اور نعمت کبری جسم خاکی
انسان کو عنایت ہوئی یعنی نور محمدی حضرت آدم کی پیشانی پر جلوہ افروز رہا اور
حضرت آدم سی لیکر عبدالمطلب اور عبدالمطلب سی عبداللہ تک مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا رہا
چنانچہ ایکدن عبداللہ نی عبدالمطلب سی کہا کہ جب مین بطحای مکی کی طرف جاتا ہون

ایک نور عظیم الشان میری پشت سی ظاہر ہو کر دو حصہ ہو جاتا ہی نصف اوسکا جانب
مشرق نصف اوسکا جانب مغرب منتقل ہوتا ہی من بعد وہی نور بصورت پارۂ
ابر کی میری سر پر سایہ کرتا ہی پہر متوجہ ہوتا ہی طرف آسمان کی اور دروازی آسمان کی
کہل جاتی ہین اور جب زمین پر بیٹہتا ہون زمین سی آواز آتی ہی کہ ای وہ شخص کہ
نور محمد تیری پشت مین جلوہ افروز ہی تجہ پر سلام اور جس درخت خشک کی پاس
گذر کرتا ہون وہ درخت فوراً سرسبز ہو جاتا ہی اور مجہ پر سایہ کرتا ہی جسوقت
وہانسی اوٹہتا ہون پہر بدستور سوکہ جاتا ہی عبد المطلب نی کہا کہ ای عبد اللہ
بشارت ہو تجہی کہ تیری صلب سی سید رسل ہادی سبل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہو گا نقل ہی کہ عبد اللہ جسدم بتخانہ کی طرف جاتی تہی آواز
آتی تہی کہ ای عبد اللہ زنہار زنہار ہماری قریب مت آکسو اسطی کہ نور پیغمبر آخر الزمان

تیری پیشانی سی جلوہ افروز ہی وسبب ہماری ہلاکت کا ہو گا

یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلہم
صبحدم تا خسرو افلاک یعنی آفتاب	بر کشید از عارض گلگون خود بند نقاب
از زمین تا آسمان رشک تجلی زار شد	خاک گردید از صفا ہمرنگ فرش ماہتاب
بسکہ شبنم از فروغ لالہ مشعل بر فروخت	سبزہ ہمرنگ زمرد شد ز فرط آب و تاب
خرمی شوید سر پیر آسمان از شیر صبح	خاک را روبد ز جاروب شعاعی آفتاب
ہیچ میدانی کہ این صبح صفا باشد چہ صبح	کز صفایش چہرۂ خورشید میریزد گلاب

صبح میلاد پیمبر ہست اینکہ جلوہ اش   غیرت آئینہ میکرد دل ہر شیخ و شاب

عالم ارادت ۔ قم ارباب تواریخ کا بنہایت ادب و تعظیم سی سر بسجدہ ہو کر یون زمزمہ سنج حقیقت ہی کہ وہ نور متبرک بارہوین تاریخ جمادی الآخرہ شب جمعہ کو عبد اللہ سی منتقل ہو کر حضرت کی والدہ ماجدہ آمنہ کو تفویض ہوا راوی لکھتا ہی کہ جس رات کو آمنہ حاملہ ہوئین دو سو عورتین رشک اور حسد سی مر گئین اوس رات کو ملائکہ آسمان نی غلغلہ شادمانی کا زمین تک پونہچایا اور اہل زمین نی طنطنہ کامرانی کا آسمان کو سنایا جبرئیل نی علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا اور مبارکباد دی فرشتون نی ارباب یمن کو دروازی بہشت کی مفتوح ہوی عالم انوار قدس سی معمور ہو گیا ابلیس پہاڑ زمین جا چھپا چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا بت روی زمین کی سرنگون ہوئی حیوانات قریش کی بولنی لگی اور بشارت مغرب کی طیور اور وحوش نی مشرق کی چرند اور پرند کو دی کہ آج آمنہ حاملہ ہوئین آب زمانہ خیر البشر ابو القاسم کی ظہور کا نزدیک آیا شیاطین سلاطین کی تخت اوندہی ہو گئی آمنہ آپ کی والدہ فرماتی ہین کہ آغاز حمل سی چہ مہینی تک کوئی علامت علامات حمل سی مجہپر ظاہر نہوئی اور کسی طرحکا ضعف اور الم مجہی معلوم نہوا چند سال قبل اس واقعہ کی اہل قریش بسبب خشک سالی کی ضعیف اور ناتوان ہو گئی تہی جب آمنہ حاملہ ہوئین پانی برسا اور درخت خشک سرسبز ہوئی قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ پدر بزرگوار کو اتفاق سفر کا ہوا اور ہنگام مراجعت سفر آخرت پیش آیا اثنای راہ مین انتقال فرمایا

عبد المطلب کو اس سانحہ سے نہایت الم ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر کہ ہنوز رحم مادر ہی سے گلشنِ دنیا پر قدم نہ رکھا تھا اور باپ نے سفرِ آخرت کا قبول کیا بہت افسوس ہوا حالانکہ یتیمی اون کو ہر دریائی حدت کی موجب افزونی قدر و قیمت تھی بیت

ور اگر یتیم شد بیش بود بہای او | زانکہ خرد فزون نہد دُرِ یتیم را بہا

الغرض جب نو مہینے کامل مدت حمل کی گذر گئی تب بارہوین[۱۲] تاریخ ربیع الاول کی دوشنبہ کے دن وقت صبح صادق بعد چھ ہزار سات سو چالیس برس کے زمانہ آدم علیہ السلام سے آفتابِ عالمتاب وحدانیت مطلع قدم سے ساحت حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنی سید کونین سلطانِ دارین احمدِ مصطفی محمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں جاہ و جلال سے دولت سرای اقبال مین ظہور اجلال فرمایا درینجا برخیزد و بخواند

ندا از جلالِ عرش آمد | کہ برخیزید پی تعظیم احمد
شہنشاہِ اعظم تولد ہوئے | رسولِ مکرم تولد ہوئے
شہ دین و دنیا تولد ہوئے | مہ اوجِ علیا تولد ہوئے
تولد ہوئے پیشوای جہان | تولد ہوئے مقتدای جہان
تولد ہوئے سرورِ مرسلان | تولد ہوئے رہبرِ دو جہان
تولد ہوئے رہنمای قدیم | قسیم جسیم نسیم وسیم
تولد ہوئے بحرِ فیضِ عمیم | شفیع مطاع نبی کریم
تولد ہوئے مہرِ اوجِ شرف | تولد ہوئے فخرِ عہدِ سلف

تولد ہوئے خواجۂ بعث و نشر	تولد ہوئے شافع روز حشر

سبحان اللہ ایسی آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سی اطراف کائنات میں طل
فرمایا کہ جسکی جمال عالم آرا نے فرش سی عرش تک منور کر دیا اور سمک سی سماک تک نام کفر
کا باقی نرکھا ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ تہنیت خوان سلام تھی اور شجر حجر در و دیوار سی آواز سلام آتی

السلام ای آفتاب داد و دین	السلام ای انتخاب اولین
السلام ای دستگیر بیکسان	السلام ای چارۂ درماندگا
السلام ای قبلہ گاہ اہل دین	السلام ای بادشاہ مرسلی
السلام ای بود آدم را سبب	السلام ای خلق عالم را سبب
السلام ای شاہ عظمت والسلام	السلام ای ماہ رفعت والسا
السلام ای گوہر تاج رسل	السلام ای زینت معراج قبول
السلام ای پیشوای انبیا	السلام ای مقتدای اولیا
السلام ای باعث ایجاد خلق	السلام ای موجب بنیاد خلق
السلام ای زبدۂ ارباب علم	السلام ای قدوۂ اصحاب ع
السلام ای مظہر انوار حق	السلام ای مصدر اسرار حق
السلام ای شاہ شاہان السلام	السلام ای جان جانان السلا

مسلمانو اسوقت کہ نام خواجۂ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ز
بر آیا مقام انکا ہی کہ جان و دل سی درود نامحدود بھیجو

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ الْمَدَنِيِّ الْقُرَشِيِّ الْعَرَبِيِّ

اى رب ميرى درود وسلام بهيج اوس بن پڑهى نبى پرجو اولاد هاشم متوطن مدينه قوم قريش سى عرب ملک

الْاَبْطَحِيِّ الزَّكِيِّ شَفِيعِ الْاُمَمِ يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الرَّسُولِ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى

بطحا كى پيدائش پاكيزه سفارشى امت كا هى اى ميرى رب درود وسلام بهيج اوس رسول برگزيده بزرگ

الْمُقْتَدَى الْمُهْتَدَى بَدْرِ الدُّجَى شَمْسِ الضُّحَى نُوْرِ الْهُدَى صَاحِبِ السَّيْفِ وَالْقَلَمِ

پيشوا رهنما پر جو اندهيرى رات كا چاند چڑهتى دن كا آفتاب چراغ هدايت كا تلوار و قلم والا هى

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى اَحْمَدَ الْمُؤَيَّدِ الْمُسْنَدِ الْمُسْتَنَدِ الْمُمَجَّدِ الْمُحَمَّدِ

اى رب ميرى درود وسلام بهيج اوس احمد تائيد و سند كئى كئى سند والى بزرگ سراهى گئى پر

صَاحِبِ اللِّوَاءِ وَالْوَلَاءِ وَالتَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ سِرَاجِ الْهِمَمِ مِنْهَاجِ الْكَرَمِ

جو شان و محبت و تاج و معراج والا چراغ همتوں كا بخشش كى راه هى

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ النَّصِيْرِ الْكَبِيْرِ الظَّهِيْرِ اَمِيْرِ الْعَرَبِ سُلْطَانِ الْعَجَمِ

اى رب ميرى درود وسلام بهيج اوس بشير و نذير بڑى مددگار حمايتى پر جو سردار عرب بادشاه عجم هى

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحَبِيْبِ الْمُكَرَّمِ الْمُعَظَّمِ الْمُفَخَّمِ الْمُحْتَشِمِ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ

اى رب ميرى درود وسلام بهيج ايسى حبيب بزرگ عظمت والى باوقار باحشمت نهايت بزرگ بهت بڑى

بَحْرِ الْكَرَمِ عَيْنِ الْهِمَمِ مَعْدَنِ الْحِكَمِ مَصْدَرِ النِّعَمِ مِصْبَاحِ الْقِدَمِ

جو درياى بخشش اور چشمه همت كان حكمت ظهور نعمتوں كا چراغ هميشگى كا هى

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نُوْرِكَ الْقَدِيْمِ وَصِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ

اى رب ميرى درود وسلام بهيج اپنى نور قديم اور راه مستقيم

وَصِفَتِكَ الْعَلِيْمِ الْحَلِيْمِ الرَّحِيْمِ الْكَرِيْمِ الْحَكِيْمِ الْحَاكِمِ

وہ برگزیدہ دانا پر جو بردبار رحمت والا کرم بخشنے والا فیصلہ کرنی والا حکومات کا ہی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
بہیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

آمنہ آپکی ماں کہتی ہین کہ وقت وضع حمل کی ایک آواز عظیم الشان بلند میری کانین آئی کہ اوسکو سنکی خوف غالب ہوا ناگہان ایک مرغ سپید نی اپنی بازو میری سینہ پر ملی کہ فوراً وہ خوف جاتا رہا ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود بخود ایک پیالہ شربت کا مثل دودہ کی غیب سی نمودار ہوا مین نی خوب سیر ہو کی پیا شہد سی زیادہ شیرین تہا پہر ایسا نور مجہسی ظاہر ہوا کہ تمام گہر اوس نور سی نورانی ہو گیا جسطرف دیکہتی تہی سوا نور کی اور کچہ نظر نہین آتا تہا اور کچہ عورتین با حسن جمال شکل دختران عبد مناف نظر آئین اور مشکفل میری امورات کی ہوئین اونہین دیکہہ متعجب ہوتی نہین جانتی کہ کون ہین کہانسی آئی ہین اور صحن خانہ مین آواز رفتار کی سنتی تہی لیکن کوئی نظر نہ آتا تہا اور ایک چادر سپید طولانی آسمانسی زمین تک نظر آئی اوسوقت منادی نی ندا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم خلائق سی نگاہ رکہیو اور جماعت کی جماعت مرغ زمرد منقار یاقوت بازو خرامان خرامان مجتک آتی تہی آواز اونکی نغمہ خیز نہایت طرب انگیز اور کچہ مرد نظر آئی درمیان آسمان اور زمین کی ہوا مین معلق کہڑی گلاب پاش اور صراحیان نقرہ کی ہاتہین لئی اوسدم کمال غیرت سی میری بدنسی عرق آگیا جو قطرہ ٹپکتا تہا اوس سی مشک کی بو آتی تہی اوس حالت مین پردہ حجاب کا

میری انکہونسی اوٹہکیا مشارق اور مغارب کی حالات مجہپر منکشف ہوئی مین علم
ایک مشرق دوسرا مغرب تیسرا بام کعبہ پر منصوب دکہائی دیا جسوقت وہ مہر پہر
عظمت پیدا ہوئی سجدہ کیا اور ہاتہ آسمان کی طرف اوٹہاکی مناجات کی اور نہایت
تضرع اور الحاح سی امت کی مغفرت چاہی بعد اسکی ایک ابر سپید آسمانسی نمودار ہوا اور
ناگاہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش مین لیکر غائب ہوگیا آواز آتی تہی کہ خواجۂ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو مشارق اور مغارب چار حد عالم مین پہراؤ تا جمیع خلائق اونکو نام
اور صورت اور صفت سی پہچانین بعد اسکی وہ ابر طرفۃ العین مین برق جمال محمدی سے
روشن ہوگیا مین نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پارچہ مین لپٹا ہوا پایا پہر ایک بدلی اور
منور ہوئی اوس سی کلام مردونکی سنی جاتی تہی منادی ندا کرتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو چار ون طرف عالم کی لیجاؤ اور تمام جن وانس اور ملائکہ کو اونکا جمال جہان آرا
دکہاؤ تا سب پہچانین اور جانین کہ جو کمالات اور انبیا کو جدا جدا عنایت ہوئی تہی
سب مجموعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی خلافت آدم ملک سلیمان حسن یوسف
خلت ابراہیم کلام موسی کرم عیسی عبادت یونس شکر نوح لسان اسمعیل بشرای یعقوب
صوت داؤد صبر ایوب زہد یحیی عطا کیا اور سوا اسکی ولایت محبوبیت حق رویت
وقرب مطلق اصطفا منصب قضا اور افتا اجتہاد احتساب شفاعت عظمی علم جمیع
عرفان اتم اور جمیع کمالات صوری ومعنوی خاصۂ ذات بابرکات کی واسطی تہی
سوای رتبۂ شہادت کی کہ باسباب ظاہر شان نبوت کی منافی تہا سو وہ بہی آپ کی جگر گوشہ

اجعین یعنی حضرات حسنین علیہما السلام کو حاصل ہوا تا حاصل ہونا کسی کمال ظاہری
و باطنی کا ذات مجمع کمالات سی باقی نرہی صفیہ بنت عبد المطلب پہوپہی حضرت کی کہتی ہین
ولادت کی وقت مین حاضر تہی تمام گہر نور سی معمور ہو گیا اوسکی روشنی سی چہ چیزین بہت
عجیب نظر آئین ایک تو یہ کہ پہلی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا یا رب
امتی امتی دوسری یہ کہ زبان فصیح اور عبارت صریح سی فرمایا اشہد ان لا الہ
الا اللہ انی رسول اللہ تیسری نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چراغ پر
غالب تہا چوتہی مین نی چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلاؤن غیب سی آواز آئی
ای صفیہ تو تکلیف نکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنی شستہ اور پاک بہیجا ہی پانچوین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ اور ختنہ کئی ہوئی پیدا ہوئی چہٹی شانہ مبارک پر
مہر نبوت ستارہ صبح سی روشن تر دیکہی اوسمین بخط نور لکہا تہا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ آمنہ روایت کرتی ہین کہ ولادت کی وقت تین شخص غیب سی
نمودار ہوئی اونکی رخساری مثل آفتاب کی چمکتی تہی ایک صراحی نقرئی دوسرا طشت
زمردین تیسرا حریر سفید ہاتہہ مین لئی تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت مین نہلا کے
سات بار نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور چشم نرگسین کو بوسہ دیکر کہا بشارت
ہو تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہین علم اولین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی
اور مفاتیح نصرت و عظمت اور رتبہ شجاعت و ہیبت عنایت ہوا روایت ہی

ابراہیم مین سجدہ کیا اور کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ اَللهُ اَکْبَرُ
خدای تعالی نے آج مجھے بتون کی نجاست سے پاک کیا اور ہبل نامی ایک بت کہ اور بتون سے بڑا تھا
سرنگون ہوگیا ہاتفِ غیب نے آواز دی کہ آمنہ کے گھر فرزند متولد ہوا اوسکے غسل کے واسطے
ایک طشت زمردین عالم قدس سے لائی ہین اور وہ فرزند ارجمند خاتم المرسلین
حبیب رب العالمین ہے عبدالمطلب یہ ماجرا دیکھ اور سنکر متعجب اور متحیر گھر مین آئے
پہلے آمنہ خاتون کی پیشانی دیکھی نور محمدی نپایا پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا آمنہ نے کہا کہ مین نے
وضع حمل کیا اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اوسوقت دیکھے تھے ایک
ایک بیان کیا عبدالمطلب نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے لاؤ اور مجھے
دکھلاؤ آمنہ نے جواب دیا ہیہات تو اوسے نہین دیکھ سکتا محافظانِ غیب نے تاکید
کی ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے عبدالمطلب غضب ہو کر بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
دکھا نہین تو مین تجھے یا اپنے تئین ہلاک کرونگا جب آمنہ خاتون نے عبدالمطلب کو بےحد
بیقرار دیکھا ناچار وہان تک پہنچا دیا عبدالمطلب نے کمال اشتیاق سے چاہا کہ دیدار
سید ابرار حبیب پروردگار سے مشرف ہو ایک شخص تلوار کہینچکے سامنے آیا اور کہا کہ جب
تک تمام ملائکہ مقربین جناب ختم المرسلین حبیب رب العالمین کے زیارت سے فارغ نہولیکے
کسیکو مجال دیکھنے کی نہوگی عبدالمطلب یہ حال دیکھتے ہی ہیبت سے تھرا گئے تلوار ہاتھ
سے گر پڑی بعد ولادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شبانہ روز تمام بادشاہان
روی زمین کی زبان گنگ رہی اور نطق و بیان سے عاجز رہی طاق کسری شکستہ ہوا

ہو دو کنگری اوسکی گر پڑی آتش فارس کہ مدت ہزار برس سی روشن تھی بجھ گئی

دریای ساوہ خشک اور صحرا دریا ہوا

یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بہیج اے رب مری درود وسلام	برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

روایت ہی کہ جب سید عالم نی اپنی نور عرش افروز سی فرش زمین کو منور فرمایا منادی غیب ندا کرتا تھا کہ ای خلائق ابن عبد اللہ رونق افروز اس جہان کی ہوی بہتر خلائق وہی کہ جو آپ کو دودہ پلاوی زہی سعادت اور نصیب اوسکی کہ یہ دولت ابدی پاوی چنانچہ طیور اور جن اور انسان واسطی حصول اس دولت سعادت کی باہم نزاع کرنی لگی غیب سی آواز آئی کہ اسواسطی ہرگز نہ لڑو اللہ تعالی نی یہ دولت بابرکت حلیمہ سعدیہ کو عنایت فرمائی بالاتفاق ثابت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سات دن دودہ اپنی والدہ ماجدہ کا نوش فرمایا بعد اسکی ثویبہ نی دودہ پلایا ثویبہ لونڈی ابولہب کی تہی کہ اوسنی مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو پہنچایا تھا ابولہب نی بسبب خوشی میلاد شریف کی اوسی آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ مین نی ایک رات ابولہب کو بعد موت کی خواب مین دیکھا او حال پوچھا اوسنی کہا جس دن سی گلستان حیات پامال صرصر ممات ہوا انواع انواع عذاب اور عقوبت مین گرفتار ہون لیکن دوشنبہ کی دن بدولت خوشی میلاد شریف کی عذاب مین تخفیف ہوتی ہی عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نثار ہو جانی کا مقام ہے

کہ ابولہب سا کافر جسکی مذمت کلام اللہ مین وارد ہی خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب
پاوی خوشا حال اون مسلمانون کا کہ بدل وجان اس جناب کی غلامی مین سرفراز ہین
اور جان و مال اپنا اوسکی راہ مین نثار کرتی ہین اگر قیامت کی دن عذاب دوزخ سی
نجات پاوین تو کیا بعید ہی بعد ثویبہ کی حلیمہ سعدیہ نی دودہ پلایا تفصیل اس بیان کی
یہ ہی کہ اون دنون مین اہل مکہ بعضی بسبب شوکت و عظمت کی اور بعضی فسادات
ہوا کی خوف سی اپنی اپنی لڑکون کو دایون کی سپرد کر دیتی تہی تا اطراف و جوانب
اور قصبات و قریات مین لیجا کی پرورش کرین حلیمہ سی روایت ہی کہ اوس سال
قحط عظیم ہوا چنانچہ سبزہ صحرا مین اور شیر پستانون مین باقی نرہا باغون مین درخت
خشک ہو گئی اکثر اوقات صرف برگ و گیاہ سی روزہ افطار کرتی اور تین تین دن
تک دانہ میسر نہوتا تہا ایکبار مجہی تین شبانہ روز کہانا میسر نہوا شدت گرسنگی سی
طاقت طاق ہو گئی ناگہان اوسوقت دردزہ مین مبتلا ہوئی اور یہی تکلیف بالای
تکلیف ہوئی جینا مرنیسی بدتر ہوا ایکساعت مین بیہوش ہو گئی نہین جانتی خواب تہا
یا ضعف کی سبب سی حالت غشی تہی اوسی غفلت مین کیا دیکہتی ہون کہ ایک
شخص مجہی دودہ کی دریا مین بار بار غوطی دیتا ہی اور کہتا ہی کہ جسقدر پی سکتی
ہی خوب آسودہ ہو کی پی تاکہ تیری دودہ مین برکت بی اندازہ ہو کہ اسی شیر کی بدولت
عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجہی حاصل ہوتی ہی مین نی وہ پانی بہت آسودہ
ہو کر پیا شہد سی زیادہ شیرین پایا اور جسقدر پیتی تہی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ

کرتا تہا بعد اسکی کہا ای حلیمہ تو جانتی ہی مین کو یہ ان مین و احمد او شکر ہون کہ محنت
اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تہی اب بطحای مکہ کی طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا
یہ ہی کہ اوس سرزمین سی ایک نور ساطع اور ضیای لامع اپنی ساتہ لا الغرض جب
قافلہ مکیکی طرف روانہ ہوا مین بہی اپنی شوہر کی ساتہ چلی اثنای راہ مین غیب سی آواز
آئی کہ اس سال حق تعالی نی بدولت ولادت ایک فرزند کی کہ قریش مین پیدا ہو
تمام عورتون پر لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہی ای زنان بنی سعد دوڑو اور اوس دُر یتیم
بحر عظمت کو لو نیکی نصیب اوس عورت کی کہ اوس دولت بابرکت سی مشرف ہو اور
زنان بنی سعد یہ قرو سنتی ہی بتعجیل تمام مکی کو چلین اور میرا دراز گوش بسبب ضعف اور
لاغری کی ایک قدم چل نہین سکتا تہا ناچار ایک منزل مین مقام کیا وہان خواب دیکہا
کہ ایک درخت سبز میوہ دار میری سر پر سایہ کئی ہوی ہی اور تمام زنان بنی سعد میری گرد
جمع ہین اوس درخت سی ایک خرمای تر میری دامن مین گرا مین نی وہ خرما کہایا
ایک مدت تک اوسکا مزہ زبان پر رہا قصہ کوتاہ دوشنبہ کی دن مکی مین پونہچی
قافلہ پہلی ہی پونہچا تہا تمام عورات سب دولتمندونکی لڑکونکو پیشتر سی لی چکین تہین
مین اپنی تاخیر سی بہت شرمسار اور مایوسی سی نہایت ناچار ہر چند جستجو کرتی تہی
کوی لڑکا میسر نہوتا تہا ناگاہ ایک شخص کہ آثار عظمت اور شرافت کی اوسکی پیشانی
سی ظاہر تہی سامنی آیا اور کہا کوئی عورت اس قافلہ مین باقی بہی ہی جسکو کوئی
لڑکا میسر نہوا ہو مین نی اوس سی نام پوچہا کہا مین عبد المطلب بن ہاشم سرور قریش

ہون ای حلیمہ میری گہر مین ایک لڑکا ہی یتیم بی پدر محمد نام ہر چند زنان بنی سعد سی مین
اصرار کرتا ہون کوئی اوسکو بسبب یتیمی کی قبول نہین کرتی اور سب یہی کہتی ہین کہ
طفل بی پدری فلاح اور بہبود کی توقع رکہنا عبث ہی اب تو کیا کہتی ہی مین نی اپنی
شوہر سی مشورہ پوچہا اوسنی کہا بی تامل بی دریغ ابہی جا اور اوس در یتیم دریای
سعادت کو جلدی اُٹہا لا کوئی اور لیجای اور تو یونہین مایوس پہر آئی میری خواہر نی
کہا کہ زنان بنی سعد اہل مالکی اطفال سی متمول ہوتین اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی
ہی کہ افلاس مین خبرگیری اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہووی
یہ بات سنتی ہی میرا بدن ہیبت سی تہرا گیا مین نی کہا اگرچہ لڑکا بن باپ کا ہی
لیکن عبد المطلب سامہ ور قریش اوسکا دادا ہی اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب
جانتی ہون حاصل کلام یہ کہ مین عبد المطلب کی ساتہ گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت
خواب استراحت مین تہی وہ جمال ستودہ خصال دیکہتی ہی شیر میری پستان سی
بی اختیار جاری ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا آپ نی آنکہین کہولین اور
مجہی دیکہکی تبسم فرمایا اوس تبسم مین ایک ملاحت دیکہی کہ تمام عمر کسی صاحب جمال
مین وہ ملاحت دلنشین نہ دیکہی تہی آمنہ نی اوس گوہر درج یکتائی اختر برج دلربائی
کو میری گود مین دیا مین اوس بحر ناپیدا کنار عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین
لیکر مقام فرودگاہ مین آئی اور صبح کو قافلہ کی ساتہ وطن کی طرف روانہ ہوئی

بھیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

حلیمہ سعدیہ سی روایت ہی کہ ہنگام مراجعت اثنای راہ مین جو کچہ عجائب معجزات اور غرائب واقعات مشاہدہ ہوئی بیان اوسکا اندازۂ طاقت بشری سی خارج ہی ازانجملہ ایک یہ ہی کہ یا تو میرا درازگوش چل نسکتا تہا یا ایسا تیز رفتار سبک خرام ہوا کہ کوئی درازگوش اوسکی گرد کو بہی نہ پہنچتا تہا اور واقعہ عجیب تو یہ ہی کہ مکی سی نکلتی ہی درازگوش نی نہایت خوشی سی کعبہ کی طرف متوجہ ہوکی تین بار سجدہ کیا اور کہا واللہ میری شان عظیم ہی کہ مجہی زندگی اور قوت از سر نو حاصل ہوئی ای زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجہپر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاصۂ آفرینش ہجدہ ہزار عالم میرا راکب ہی اور جس مقام مین گذر ہوتا اطراف وجوانب سی یہی آواز آتی کہ ای حلیمہ تو غنی اور بزرگترین زنان بنی سعد ہوئی تو اور جس منزل مین اتفاق ٹہرنی کا ہوا اللہ تعالی نی اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کر دیا حلیمہ کہتی ہی کہ اوسوقت بہی عدل موافق رای عدالت آرای موافق تہا یعنی سوای پستان راست کی کبہی پستان چپ سی دودہ نہ پیا اور پستان چپ ہمیشہ اپنی شریک یعنی میری فرزند کو مرحمت کی اور میرا فرزند بہی کسیوقت پستان راست کی طرف بپاس آداب مائل نہوتا ہر گاہ جناب سید عالم صلعم دودہ پینی سی فارغ ہوتی تہی مین چاہتی کہ لبہای مبارک کو پاک کرون غیب سی خود بخود پاک ہو جاتی تہی

یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلہم

بھیج اے رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

روایت ہے کہ جسقدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس مین ہوتی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایکدن مین ہوتی جب دو مہینے گذرے ایما اور اشارہ فرمانے لگے تیسرے مہینے اوٹھنے لگے اپنے پاون سے کھڑے ہوے چوتھے مہینے ہاتھ دیوار پر رکھکر چلنے لگے پانچوین مہینے طاقت خرام چھٹے مہینے قوت تیز رفتاری ساتوین مہینے دوڑنیکی قدرت حاصل ہوئی اٹھوین مہینے استعداد گفتار پائی نوین مہینے گفتگو بفصاحت تمام فرمانے لگے جب دس مہینے گذرے تیراندازی مین اطفال کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے جب دوسرے برس مین قدم رکھا عین شباب معلوم ہوتا تھا حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے یہی بات نکلی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور جب سے کلام فرمانے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کے ہاتھ مین نہ لیتے تھے اور کبھی مثل اطفال کے بستر پر بول و غائط کا اتفاق نہوا مگر ایک وقت معمول مقرر تھا پھر اوس بستر کے دھونیکی کچھ حاجت نہ تھی غیب سے خود بخود اوسکی شست و شو ہو جاتی تھی اور کبھی ستر عورت ظاہر نہوتا **بیت**

برہنہ نہوتا بدن آپ کا	جو ہوتا تو دیتے فرشتے چھپا

اور کسی وقت اطفال کے ساتھ لہو و لعب مین مصروف نہوتے اور فرماتے کہ حق تعالی نے ہمین کھیلنے کیواسطے نہین پیدا کیا ہر روز ایک نور مثل نور آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور پھر

غائب ہوجاتا تھا ایک رات ماہ آسمان سے باتین کرتی تھی آپ جسطرف کو اشارہ
فرماتی تھی ماہ اوسیطرف پھر جاتا تھا **روایت ہی** کہ ایکدن عباس
رضی اللہ عنہ نی پوچھا کہ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم جسروز آپ حلیمہ سعدیہ کے
گہر تشریف لائے آپ چالیس دنکی تھی اور ماہ آسمان سے باتین کرتی تھی فرمایا اے
عم بچی الحقیقۃ مادر مشفقہ نی میرا ہاتہ مضبوط باندھا تھا اوسکی اذیت سے مجہی رونا
آتا تھا ماہ نی عرض کیا کہ اگر ایک قطرہ آپکے اشک کا زمین پر گریگا تا قیامت
زمین پر سبزہ نہوگا مین نی بسبب محبت اپنی امت کی سکوت کیا ماہ او مجھی باتین
مصروف کرتا تھا رونی سے باز رکہی عباس رضی اللہ عنہ نی عرض کیا یارسول اللہ
آپکو یہ باتین کیونکر معلوم ہوئین آپ اوس ایام مین چہل روزہ تھی فرمایا اے
عباس قلم لوح محفوظ پر چلتا تھا اور مین آواز سنتا تھا حال آنکہ مین رحم مادر مین
تھا اور آفتاب و ماہ عرش کی نزدیک خدا کو سجدہ کرتی تھی مین اونکی سجدیکی آواز
سنتا تھا اور رحم مادر مین تھا امین حضرتکی کہلائی کہتی ہین کہ ایام طفولیت مین مین نے
کبہی آپکو بہوک پیاس کا شاکی نپایا اکثر اوقات صبح سے چاہ زمزم پر تشریف لیجاتی اور پانی پر اکتفا فرماتے

یارب صلِ وسلم دائمًا ابدًا	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بھیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

سبحان اللہ ایسا آفتاب عالمتاب پردہ غیب سے عالم ظہور مین جلوہ گر ہوا کہ جسکی جمال
سراپا کمال اور حسن صوری و معنوی پر خود صانع ازل اپنی تئین عاشق بیان فرماتا ہی

روشنی بیا آئینہ تجلیات خدا آفتاب پرضیا قمر سراپا صفا یعنی وہ چہرہ نورانی لطافت
مین مثل آئینہ کی مظہر انوار سبحان اور صباحت مین غیرت خورشید درخشان اور ملاحت
مین رشک ماہ تابان تھا پیشانی انور بعینہ شقہ قمر یعنی نصف ماہ کی طرح منور تھی
گلہای رخسار برابر وہموار نہ چندان پرگوشت نہ چندان نحیف و نزار وقن قصیر مثل گوی
قمر مستدیر اشکل العینین اکحل العینین یعنے سفیدی آنکھکی مائل بسرخی جا وہ نگاہی سے
نہایت دلفریب اکحل العینین سیاہی چشم ملاحت حسن مین سرشار غارتگر صبر و
شکیب مژگان سیاہ بغیر سرمہ خود بخود سرگین نگاہ کثرت حیا سے اکثر مائل
بزمین آور روپشت سے یکسان دیکھتی تھی چنانچہ فرماتی تھی کہ مین دیکھتا ہون وہ چیز
کہ نہین دیکھتی ہو تم اور سنتا ہون وہ بات جو نہین سنتی ہو تم پیوستہ ابرو باریک
وخمدار بینی شریف بلند پر انوار لبہای مبارک نہایت احسن دہان مقدس بغایت
الطف کشادہ دندان مثل لالی بی بہا درخشان حتی کہ تبسم کی وقت تمام در و
دیوار عکس نورسے روشن ہوجاتی تھی اور خالق یکتا نی کسی بشر کو اوس جناب سے
زیادہ فصیح بیان اور خوش آواز نہ پیدا کیا سر شریف بزرگ مائل بحد اعتدال مخزن
فضل وکمال موی مبارک نہ چندان نرم فروہشتہ نہ چندان سخت پیچیدہ درازی
گیسوی معنبر کی کاہی تا نرمہ گوش کاہی تا بدوش لحیہ مقدس تا سینہ معلی گردن
مبارک برنگ نقرہ مصفا بغل اور شانہ اور بازو درجہ اعتدال مین نرم پشت
اور شکم صاف مثل سیم سادہ ہمو مگر ایک خط موی باریک سینہ سے ناف تک

ہویدا اور میان دو نوشانونکی خاتم نبوت ختم رسالت پر دلیل روشن لون او صفائین

غیرت ید بیضا و ست حق پرست حریر و دیبا سی نرم تر اور بوی مشک سی زیادہ

معنبر قدم مبارک کبھی خاک راہ سی آلودہ نہوا قامت زیبا نہال باغ قدس سرحد بستان

انس موزون بدرجہ اعتدال نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز تہا رنگ رخسار ملاحت

انگیز گندم گون یعنی نہ بہت سفید نہ بہت سرخ درجہ اعتدال مین نہایت عشرت خیز

عرق معطر فضلات مطہر جس کوچہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذر فرماتی تہی وہ کوچہ

دیر تک آپ کی خوشبو سی معطر رہتا بلکہ جس کوچہ سی تشریف لیجاتی تہی متلاشی کو

کچہ حاجت کسی سی پوچھنی کی نہ تہی صرف خوشبو کی علامت سی دریافت ہوجاتا

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادہر سی رونق افروز ہوئی ہین راوی لکہتا ہی

کہ اب تک در و دیوار مدینہ طیبہ سی وہی خوشبو آتی ہی لیکن دماغ محبت او مشام

ارادت چاہیی کہ اوس روائح روح پرور سی فیضیاب ہو

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ
بھیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ سب نبی پر اپنی مدام

حلیہ شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پشت نامہ جسمین سب کا

اتفاق ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب

بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن

مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہی پیر کی دن ربیع الاول

کی مہینی مین دوسری یا تیسری یا بارہوین تاریخ آپ پیدا ہوئی چالیس برس کی
سن مین نبوت ہوئی پھر تیرہ برس مکی والونکو مشرف کیا پہر دس برس مدینی مین
رونق اسلام زیادہ کی آپ نہایت باوقار عظمت والی تہی میانہ قد نیکو اندام
جوڑ آپکی ہڈیونکی قوی تہی اور تمام بدن پر گوشت کہٹا ہوا اعتدال کی وجہ مین تناسب الاعضا
نورانی بڑی سر والی مانگ نکالی ہوئی بال آپکی گہونگروالی نہ سیدہی نہ بہت پیچدار
جسمونکی سی بڑہتی کبہی کندہون تک اور کبہی کان کی لوتک اور کبہی دونونکی بیچ
مین کشادہ پیشانی چہرہ جیسی چودہوین رات کا چاند بہوین تپلی لمبی ملی ہوئین
معلوم ہون اور حقیقت مین جدا لمبی پلکین سیاہ آنکہین نیچی نگاہ شرگین بلند ناک
جسپر نور اوبھرا ہوا رخساری نرم نرم برابر سفید رنگ سرخی آمیز نہایت منور داڑہی
آپکی بہت گہنی سفید بال داڑہی اور سر مین بیس تک نہین پہنچی تہی سترہ بال کی
تحقیق ہی جو وہ اٹہارہ بہی لکہی مین کشادہ دہن چہدری دانت چمکتی ہوئی
بات کہتی مین گویا نور جہڑتا تہا باتونمین نرمی اور نزاکت چپ رہنی مین بزرگی
اور ہیبت اونچی اونچی شانین اور بال دونونمین کچھ جدائی بائین شانی پر مہر
نبوت اوبھری ہوئی جیسی کبوتر کا انڈا بالونکی حرفسی بنی ہوئی تہی چاندی کی ایک
گردن تصویر کا عالم سینہ چوڑا برابر شکم دونو ہاتہون اور سینہ پر بال شکم او
چہاتی صاف بالونکا ایک لمبا خط ابتدای سینہ سی تا ناف ہتہلیان پہیلی پہیلی
لمبی لمبی انگلیان ہاتہہ پاونکی اور خوب گدازا ویری پاؤن برابر ڈہلکتی ہوئی

روٹھا کر چلنے میں انکی جھکی ہوئی جیسے اونچی سے اوترے سب یاروں کی تھی چلتے سب سے
پہلے آپ ہی سلام کرتے جسم مبارک میں پوشاک سفید تو نور علی نور تھی اور حلہ حمرا
وہ بہاری وار کی زیبایش کی تو کچھ تعریف نہیں ہو سکتی کیا سچی بات کہی آپکی صفت
کرنی والے نی کہ میں نی پہلے نہ کبھی ایسا کسیکو دیکھا تھا نہ آپکی بعد دیکھا محمد حسین
لکھنوی نے شمہ حلیۂ محمدی سب عاشقان رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کی خدمت
میں عرض کیا ہی کہ اس حلیہ شریف کو کہ زبان اردو میں لفظ بلفظ احادیث
ترمذی کا ترجمہ ہی اپنی آئینہ دل میں منعکس کر لیں تا رویای صادق میں جب
رسول مقبول کو اسکی مطابق دیکھیں تو سچ جانیں اور شکر خدا بجا لائیں اسواسطے
کہ مصداق مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَای الْحَقَّ یعنی جسنی مجکو خواب میں دیکھا اوسنی سچ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا وہ کی شیطان ہی بچیں کہ شیطان آپکی صورت
مطابق حلیہ شریف کی جو مذکور ہوا ہرگز بن نہیں سکتا پر اور صورتیں بنا کر دعوی
نبوت کا کیا کرتا ہی اور جاہل عابدونکو مراقبہ اور خواب میں ہمیشہ دہوکی دیا کر

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا	عَلَى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
بھیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنی مدام

روایت ہی کہ جب سن خواجۂ عالم کا تین برسکو پہنچا ایکدن حلیمہ سی پوچھا کہ ام

کیا سبب ہی آج ای بہائیو تم لوگ ہمین نہین پاتا اوسنی کہا ای فرزند دلبر بکریا
چراتی ہین اور رات کو گہر مین آتی ہین آپ بہت روئی اور فرمایا کہ کیا مین انسی
کمتر ہون کہ تو مجہی اس کام کو نہین بہیجتی حلیمہ نی ہر چند عذر کیا پذیرا نہ فرمایا صبح کو برادران
رضاعی کی ساتہہ چراگاہ مین تشریف لی گئی پہر تو عادت دائمی مقرر ہوئی یہانتک
کہ دو مہینی اسیطرح گذری ایک روز بیٹا حلیمہ کا روتا ہوا آیا کہ ای مادر جلد خبر لی
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام ہوا دو مرد سبز پوش آسمان پر سی اوتری اور
اوسکو زمین سی اوٹہا کی پہاڑ پر لیگئی پہر سینہ شکم چاک کر ڈالا اب خدا جانی اونکا
کیا حال ہوگا حلیمہ یہ حال سنتی ہی گریبان پہاڑ ڈالا وہان گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکہکر رونی لگی اور احوال پوچہا فرمایا ای مادر کچہہ خوف نکرو دو شخص آسمان سی
آئی اور مجہی پہاڑ پر لیجا کی میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میری دلکو آب رحمت سی
دہویا اور آلایش دنیوی سی پاک کر کی نور سی معمور کر دیا پہر میری سینہ پر ہاتہہ پہیرا کہ
شگاف سینہ بدستور التیام پذیر ہو گیا حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
گہر مین لائی ہر چند مفارقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسی سخت ناگوار تہی لیکن
بمقتضای مصلحت وقت آپ کو مکہ معظمہ مین عبد المطلب کی پاس پہونچا یا اور دو فراق

سی روتی اور کمال اشتیاق سی یہ کہتی

ای کہ دل را چو جان شیرینی	بی تو تلخ است زندگانی من
غم و اندوہ و محنت آمد و رفت	طرب و عیش و کامرانی من

شام شد صبح شادمانی من	روز و صبح و شب جدائی گشت
علی نبیک خیر الخلق کلهم	یا رب صل وسلم دائما ابدا
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام	بھیج اے رب میرے درود و سلام

جب محبوب رب العالمین خلاصہ آسمان و زمین نے پانچ برس سے ترقی فرمائی چھٹے برس آمنہ
حضرت کی والدہ نے اس جہان سے انتقال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر کہ صغارت بے
سن میں بے پدر اور بے مادر ہوئے جن و بشر نے نوحہ و زاری شروع کیا غیب سے ندا ہوئی
کہ اس در یتیم دریائے محبوبیت کا خدائے کریم حافظ حقیقی ہے ساتوین برس حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پانی برسا قحط عظیم مرتفع ہوا روایت ہے کہ عبد المطلب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی و بیکسی پر کہ خردہ سالی میں ماباپ باقی نہ رہے لحاظ
کر کے بہت غمخواری اور پاسداری کرتے تھے جب عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی عبد المطلب
کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی دریافت کیا کہ اب ایام اپنی موت کے قریب آئے ابو طالب
وغیرہ سے کہا کہ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے لیکن مجھے اس فرزند ہشت سالہ کی
یتیمی پر کہ ابھی صغیر تر اور یتیم بے مادر و پدر ہے سخت حسرت اور تاسف ہے کاش
عمر میری اسکی تربیت تک وفا کرتی تو اپنے سامنے خاطر خواہ تربیت اور پرورش
کرتا اب تم میں سے کون اسکی پرداخت کا متکفل ہو سکتا ہے ابولہب نے کہا میں بجان
و دل حاضر ہوں جواب دیا کہ تو دولت و مال البتہ بہت رکھتا ہے لیکن سنگدل اور
بیرحم ہے فرزندان یتیم اکثر مجروح دل شکستہ خاطر نازک مزاج ہوتے ہیں تھوڑی سے

رنج کا تحمل نہین کرسکتی شاید کبھی کسی بات مین خاطر نازک اس یتیم کی آزردہ ہوجاے
بعد اسکی حمزہ نی مثل ابولہب کی التماس کا جواب پایا کہ تو کوئی فرزند نہین رکھتا اس
یتیم کی دردسی کیونکر خبردار ہوگا پہر عباس نی کہا اگر مین اس خدمت کا سزاوار ہون
تو شرط خدمت کی بجا لاؤن کہا تو عیال و اطفال بہت رکھتا ہی اپنی لڑکون کی ہوتی
یتیم بی پدر کو کب یاد رکہی کا تب ابوطالب نی کہا مین ہرچند کہ مال اور سرمایہ
کچہ نہین رکھتا ہون لیکن اگر مجھی لائق اس خدمت کا جانو تو بدل و جان حاضر ہون
کہا البتہ تو قابل اس کام کی ہی لیکن مین اس بات مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار
کرتا ہون تم مین سی جسکو چاہی اختیار کری بعد اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا
اور کہا ای فرزند یتیم لعل درخشندہ کلیم داغ تیری یتیمی اور بیکسی کا اس جہان سی لئی جاتا
ہون ابولہب اور ابوطالب وغیرہ سب تیری متکفل ہوتی ہین تو ان مین سی جسکو چاہی
اختیار کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی زانو پر جا بیٹھی تب عبدالمطلب روی
اور کہا ای ابوطالب اس فرزند دلبند نی نہ تربیت پدر کی لذت پائی نہ شفقت مادر
کی حلاوت اوٹھائی غمخواری اور دلداری اس یتیم کی بہر حال تجپر واجب ہی الغرض ابوطالب
متکفل پرورش کی ہوی اور جسقدر رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قدوم میمنت لزوم سی ابوطالب کو نصیب ہوئی اوسکی بیان کو ایک دفتر چاہیی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا	عَلَى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
بہیج ای رب مری درود و سلام	بر گزیدہ نبی پر اپنی مدام

اسیطرح روز بروز بلکہ ساعت بساعت مدارج محبوبیت کی ترقی کرتی رہی اور سال بسال انواع عجائب اور غرائب معجزات اوس ذات بابرکات سی عالم ظہور مین آتی پچیسوین سن حضرت خدیجہ کبری شرف نکاح سی مشرف ہوئین جب ستارہ نبوت کا وقت طلوع کی پہونچا جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحیح خواب دیکھنے لگی اکثر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاتی رات دن عبادت مین مشغول رہتی جس درخت اور پتھر کیطرف گذر ہوتا آواز آتی تھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اکتالیسوین برس اٹھوین تاریخ ماہ ربیع الاول دوشنبہ کی دن حضرت جبرئیل علیہ السلام فی غار حرا مین اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھایا اور بارگاہ احدیت سی اوس آفتاب محبوبیت کو تاج رسالت اور خلعت نبوت کا عنایت ہوا عورات مین سی پہلی حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری اور شیوخ سی پہلی حضرت صدیق اکبر اور لڑکون سی پہلی حضرت علی اور عباد سی پہلی حضرت بلال اور موالی سی پہلی حضرت زید بن حارثہ دولت ایمانسی فیضیاب ہوئی بعد اونکی حضرت عثمان بن عفان اور زبیر اور

عبد الرحمن بن عوف وغیرہم ایمان لائی

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
بھیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنی مدام

شرح اون معجزات باہرات کی کہ اوس جناب مستطاب سی ظاہر ہوتی اگر خطوط امواج قلم

اور آب بحار مداد اور صحن آسمان صفحہ قرطاس ہو تو امکان نہین کہ عشر عشیر بلکہ ہزارم حصہ بھی کسی سی بیان ہو سکی اونکی یہ ہی کہ ہنگام رفتار ابر آسمان سر مبارک پر سایہ کرتا اور سایہ جسم مقدس کا زمین پر نہ پڑتا ظاہر ہی کہ ہر گاہ ذات بابرکات پرتو نور رب العالمین ہووی پس سایہ کا سایہ منعکس نہین ہو سکتا اور فی الحقیقہ وہ جمال جہان آرا آئینہ قدرت مین عکس نور احدیت تھا پس عکس کا عکس محال ہی

محمد کی مانند ممکن نہین	ہوا ہی نہ ایسا نہو گا کہین
یہ تھی رمز جو اوسکی سایہ نہ تھا	کہ وہ نکتہ ہووی وہان سمایا تھا
نہونیکا سایہ کی تھا یہ سبب	ہوا صرف پوشش مین کعبہ کی سب
جہان تک کہ تھی بیہا کی اہل نظر	سمجھ مایہ نور و کحل البصر
بھون نے لیا پتلیون پر اوٹھا	زمین پر نہ سایہ کو گرنی دیا
سیاہی کا پتلی کی ہی یہ سبب	وہی سایہ آنکھون مین پھرتا ہی اب

عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان ایک لطیفہ عاشقانہ مطابق پسند صوفیان صافی مزاج کی اور بھی خیال مین گذرتا ہی کہ اللہ تعالی اپنی عین عاشق اوس جناب محبوبیت مآب کا بیان فرماتا ہی اور عشق ہر ایک اپنی معشوق سایہ کی ساتھ گوارا نہین کرتا **فرد**

با سایہ ترا نمی پسندم	عشق است و ہزار بدگمانی

اور کوئی پرندہ سر مبارک سی نگذرتا اور نہ بیٹھی کبھی مکھی بدن مبارک پر معجزہ شق القمر کا اور گواہی سو برس کی مردی کی اپنی رسالت پر اور کلمہ پڑھنا سنگریزوں کا

اور شہادت دینا سوسمار کا اور نکلنا طاوس زرین بال کا پتھر سے اور معجزات صوری و معنوی اور خصائص ظاہری و باطنی اسقدر مشتہر او زبان زد ہر صغیر و کبیر ہین کہ کچہ حاجت شرح و بیان کی نہین

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا		عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِم
بہیج ای رب مری درود و سلام		برگزیدہ سب نبی پر اپنے مدام

ای گدایان احمدی و طالبان محمدی افضلترین مقامات اور بزرگترین حالات واقعہ معراج شریف ہی جانا چاہیے کہ بارہوین برس سال نبوت سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا مفسرین اور ارباب تواریخ نی اس مقام مین لطائف عجیبہ اور بہت نکات غریبہ لکھی ہین اول یہ ہی کہ جناب باری عزاسمہ نی وقوع واقعہ معراج مین حکمت یہ رکھی ہی کہ تخلیق آدم کی وقت ملائکہ ملاء اعلی اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کی اعتراض سی اظہار اپنی استغنا اور استغفار کا کرتی تہی جناب احدیت جلشانہ نی جواب فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یہ اشارہ ہی حضرت کی وجود باجود سی یعنی تم اولاد آدم کو مفسد اور تبہ کار ٹھہراتی ہو اور ہماری پیش نظر اوسکا فرزند ارجمند حبیب مکرم رسول معظم مقصود آفرینش ہجدہ ہزار عالم ہی اگر آفرینش اوس محبوب کی مجہی منظور نہو تی نہ پیدا کرتا مین زمین اور آسمان کو جب آوازہ محبوبیت سرور کائنات خلاصہ موجودات کا عرصہ کاہ ملکوت مین بلند ہوا تمام ملائکہ مشتاق زیارت کی ہوی حضرت احدیت مین دعا انکی قبول ہوئی کہ شب معراج کو دولت ملازمت سی مشرف ہوی تا کہ سبب ایجاد

آدم بلکہ وجہ تکوین ہجدہ ہزار عالم کی دریافت کرین دوسری حکمت یہ ہی کہ خواجہ
کائنات صلعم حبیب تہی اور حبیب کو چاہتی کہ تمامی مخزونات سی مطلع ہووی ہر گاہ
دفائن تمام روی زمین اور سلطنت مشارق ومغارب دنیا کی عنایت ہوچکی حضرت کو
آسمان بربلا کی خلعت تقرب اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہوا کلید بہشت و دوزخ کی
سپرد ہوئی تا رتبہ محبوبیت کا ہر خاص وعام پر ظاہر ہو جاوی اور کوئی مرتبہ تقرب کا
باقی نرہی تیسری حکمت یہ ہی کہ قبل نزول آیہ ومن اللیل فتہجد کی حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کبہی نماز مین مشغول رہتی اور کبہی خواب استراحت فرماتی ایک رات باسباب
ظاہر خواب مین تہی ناگہان جبرئیل امین آئی اور کہا ای حبیب خدا بعد سلام کی فرماتا ہی
کہ ہمنی آپ کو بندگان گنہگار کی شفاعت اور عذر خواہی کی لئی بہیجا ہی نہ خواب
استراحت کی واسطی ذرا انکی طرف تشریف لیجائی اور اعمال اپنی امت کی ملاحظہ فرمائی
تو معلوم ہو کہ وقت بیداری کا ہی یا مقام خواب نظم

ای محمد خواب تو زیبندہ نیست	ہر کہ در خدمت نباشد بندہ نیست
من فرستادم ترا از بہر آن	تا شوی پشت و پناہ امتان
کہ تو پروازی بخواب نیم شب	گردم اینک امتانت از غضب

الغرض جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیجای ملکی کی طرف لیگئی
اور امت عاصی کی ایک ایک اعمال سی مطلع کیا اس قدر عصیان اور گناہ ملاحظہ فرمایا
کہ حد شمار سی باہر ہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر ملول وسینہ مجروح فرمانی لگی

خداوندا اب کس زبان سی عذر خواہی کروں اور کس کس گناہ کی شفاعت چاہوں عمامہ
مبارک سر سی جدا کیا اور سجدہ کرکی قطرات اشک انکہوں سی بہاتی تہی اور رو رو کر فرماتی تہی

زار می نالید و میگفت ای الہ — تا نبخشی امتم را از گناہ
من نہ بردارم سر خود از زمین — تا بروز حشر باشم اینچنین
اینچنین میگفت و می نالید زار — با دل پر درد و چشم اشکبار

جس وقت زاری و اشکباری اوس سراپا رحم و کرم کی زیادہ حد سی گذری خطاب آیا
کہ ای حبیب امت تمہاری مغفرت محض آپ کی شب بیداری اور ریاضت پر منحصر ہی
اگر سوم حصہ مغفرت امت کی منظور ہو تو سوم حصہ شب اور اگر نصف امت کی بخشایش
چاہو تو آدہی رات اور جو دو حصہ امت کی امرزش مطلوب ہو دو حصہ شب اگر
تمام امت کی نجات مرکوز ہو تو تمام رات بیداری اور عبادت کیجئی چونکہ رحمۃ للعالمین
کو مغفرت تمام امت کی منظور تہی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی ذرات امت
عاصی کا غم کرتی نہ شب کو چین نہ دنکو آرام تہا تمام تمام رات دو رکعت نماز مین صبح کردی
تہی حتی کہ پای مبارک ورم کر گئی حاملان عرش معلی اور مقربان ملا اعلی کا اوس
جناب کی ریاضت او مشقت دیکہ دیکہ کی دل دکہ گیا شور فریاد و زاری کا عرش اعظم
تک پہنچا کہ الہ العالمین کیا رنج و مشقت ہی کہ تیرا محبوب اپنی امت عاصی کیواسطی
اختیار کرتا ہی یکبارگی دریای رحمت ایزدی موج زن ہوا اور سورہ طہ واسطی تسکین خاطر
اوس شفیع امت کی نازل ہوئی جبکہ پہنچا ای طلبگار امرزش امت خطاکار او ای غمخوار

بندگان گنہگار ہمی استغفار کناں ہاں امت کی واسطی کہا تہا نہ واسطی ریاضت شاقہ
اور مشقت مشکل کی کہ جس سی آپکو تکلیف ہوا ب تلافی اس ورزش و تصعیب کی ضرور ہوئی
آپ میری پاس تشریف لائیں اور مقامات اپنی امت کی بچشم خود ملاحظہ فرمائیں
کہ مین نی آپ کی امت کی واسطی کیسی کیسی مکان اور باغ اور قصر و ایوان ترتیب
دیئی ہین اور کیا کیا مرتبہ عظمت عنایت کئی ہین چوتہی حکمت یہ ہی کہ اللہ تعالی
نی روز ازل سی حضرت کو شفیع امت اور سخن گوی قیامت تجویز فرمایا ہی اور
ہیبت اور دہشت روز قیامت کی اس درجہ کو ہی کہ انبیا و مرسلین کو اِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ کی خوف سی مجال سخن حاصل نہوگا سو اسطی حضرت کو پہلی
ملکوت سموات پر طلب فرمایا تا عجائب و غرائب وہاں کی ایک ایک تماشا کرین اور
درجات جنت و درکات جہنم و ثواب نعیم و عذاب جحیم اول مشاہدہ کرلین اور وہ
ہیبت وہاں کی کچہ خیال مین نلاوین اور تمام انبیا قیامت کی دن نفسی نفسی اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماوین

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ
بہیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پر اپنی مدام

واقفان اسرار سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی و دانایان رموز دَنٰی فَتَدَلّٰی اس داستان دلربا
کو یوں لکہتی ہین کہ ستائیسوین تاریخ رجب کی دوشنبہ کی دن حضرت نی ام ہانی کی
گہر بعد فراغ نماز عشا کی خواب استراحت فرمایا کہ چشم نرگسین آشنای خواب و دل بیدار
تا جلب ارباب نظر عنایت جانب امتیان سینہ کباب رکہتی تہی ناگاہ حضور کبریا

جلیل سی حضرت جبرئیل کو حکم پہنچا کہ ای روح الامین آج کی رات گوشہ طاعت اور
زاویہ اطاعت کا چہوڑ آج تیری عبادت ایک خدمت کی صلہ مین حضور سی معاف
ہوتی ہی تسبیح تہلیل موقوف کر پر طاؤسی بازوی مرصع قدوسی جامہ نگارین فردوسی
اپنی بدن پر آراستہ کر کمر خدمتگاری کی مضبوط باندہ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکہ
مروحہ سعادت ہاتہ مین لی میکائیل سی کہ پیمانہ ارزاق کا ہاتہ سی رکہ ایکساعت قسمت
ارزاق موقوف کر کی تیری ہمراہی کیواسطی آمادہ اور مستعد ہووی اسرافیل صور
ہاتہ سی رکہ وی عزرائیل قبض ارواح موقوف کری آسمان کی نوبتی صدق وصفا
کی نوبت بجاوین فراشان نور چاندنی کا فرش طبقات سموات پر بچہاوین صحن آسمان
دنیا کو جاروب شعاع آفتاب سی جہاڑ کر شیر سحر اور گلاب ورہی دہووین عرش کو
لباس زرنگار قدس پہناؤ سرمہ شب قدر کواکب کی آنکہونمین لگاؤ رضوان در ودیوار
بہشت برین کو آئینہ بندی کر کی چمن چمن وش وش پر اطلس زرین تجلیات بچہاوی مالک
دروازی دوزخ کی بند کر کی حلم وتسکین کی قفل لگاوی حوران خلد برین صف بصف آراستہ
ہوکی انگیٹہیان عود قماری کی سلگاوین غلمان طبق طبق جواہرات گران بہا نثار کی واسطی
لاوین آفتاب نکلنی سی افلاک گردش سی ہوا جنبش سی پانی چلنی سی باز رہی ابراہیم اور
موسی اور عیسی اور تمام انبیاء مرسلین کی ارواح کو عطریات قدس سی معطر کر کہ ایک مہمان
عظیم الشان کی استقبال کی واسطی مستعد رہین تمام مشارق ومغارب عالم اور قبور
بنی آدم سی عذاب موقوف کر کی عطر محبت سی معنبر کرا اور ستر ہزار فرشتی اپنی ساتہ لیکر

بہشت عنبر سرشت مین جا وہان سی ایک براق برق خرام انتخاب کرکی سرزمین مغرب مین وہانسی قبیلہ قریش مین اونمین سی بنی ہاشم ہاشمیون مین سی عبد المطلب کی قبایل مین گذر کرا اونمین ایک جوان ہی سرو قد ماہ خد عطارد منظر زہرہ پیکر آفتاب علم بہرام چشم مشتری دیدار کیوان مقدار سید ابرار اوسکی بالین پر حاضر ہوکی باد ب تمام عرض

امشب شب قدر تست بشتاب — قدر شب قدر خویش دریاب
آرایش سرمدیست امشب — معراج محمدیست امشب

الحاصل جبرئیل امین فرمان خداوندی بجالائی اور بہشت مین براق کی واسطی گئی چالیس ہزار براق ایک موضع کی چمنستان خلد مین دیکھی اور ہر براق کی پیشانی پر نام حضرت محمد کا لکھا دیکھا اونمین سی ایک براق ملول اور محزون گوشہ مرغزار بہشت مین سر جہکائی سیلاب خون آنکھونسی بہاتا تہا جبرئیل امین نی اوس سی احوال پوچھا کہا کہ چالیس ہزار برس سی نام محمد صلعم کا سنکی اونہین کی عشق و محبت مین گرفتار ہون کہانی پینی کی کچہ خواہش نہین جبرئیل نی سب اونمین سی اوسی براق کو اختیار کیا اور آستانہ نبوی کی طرف متوجہ ہوے

یا رب صل وسلم دائما ابدا — علی نبیک خیر الخلق کلہم
بہیج ای رب مری درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنی مدام

جسوقت جبرئیل امین خلوتخانہ نبوت کاشانہ مین آئی حضرت صلعم کو پاس ادب سی جگانیکی حضرت کی جگانی مین نہایت متامل ہوئی کہ خواب راحت سی بیدار کرنا پاس ادب سی بعید ہی جناب باری سی الہام ہوا کہ جبرئیل نی اپنا منہ سید عالم صلعم کی پای مبارک پر ملا

جو ترکیب جسمانی حضرت جبرئیل کی کافور جنت سی تہی سردی کافور کی گرمی پائی پر لب
سی پاکی حضرت صلعم پیدا ہوئی جبرئیل کہتی ہین کہ مجہی اپنی ترکیب کا حال پہلی سی دریافت تہا
لیکن بہت متحیر تہا کہ ترکیب کافور مین کیا حکمت ہی شب معراج کو دریافت ہوا کہ حکیم مطلق نے
میری قالب کو کافور سی اسی دن کی واسطی بنایا تہا حضرت صلعم فرماتی ہین کہ جب روح الامین
نی مجہی جگایا اور وصل کا مژدہ سنایا مینی ارادہ طہارت کا کیا حکم پہونچا کہ ای جبرئیل میری
حبیب کی واسطی حوض کوثر سی پانی لا ہنوز بند قبا اور تکمہ گریبان وا نہوا تہا کہ رضوان
دو مرجان یاقوت کی اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا مینی آب کوثر سی غسل کیا دو رکعت
نماز شکرانہ ادا کی بعد اسکی جبرئیل نی حضرت صلعم کو حلہ نور بہشتی پہنایا اور عمامہ نورانی
کہ جسکو رضوان نی پیدایش آدم سی سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کی واسطی طیار کیا تہا
اور چالیس ہزار فرشتی اسکی گرد کہڑی ہوئی صلوات تسبیح اور درود پڑہا کرتی تہی
اور وہی چالیس ہزار فرشتی اوس عمامہ کی ساتہ آئی تہی آپ کی سر مبارک پر باندہا کہتی ہین
کہ اوس عمامہ مین چالیس ہزار نقش ہر نقش مین چار خط تہی خط اول مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دوسرا مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اللّٰهِ تیسرا مُحَمَّدٌ خَلِيْلُ اللّٰهِ چوتہا مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ
غرض وہ عمامہ سر پر رکہکی ردای نورانی اوڑہائی اور نعلین سبز پای مبارک مین پہنائی پٹکہ
یاقوت سرخ کا کمر سی باندہا تازیانہ زمرد کا ہاتہ مین دیا پس حضرت صلعم جبرئیل کی
ساتہ بیت الحرام سی باہر گئی جس وقت حضرت صلعم نی براق کو دیکہا آبدیدہ ہوئی خطاب
آیا الٰہی جبرئیل یہ وقت شادمانی اور عیش و عشرت کا ہی نہ گریانی کا ہی میری حبیب سی پوچہ کہ

سبب رنج اور ملال کا کیا ہی آپ نی فرمایا ای جبرئیل آج مجھی خلعت سرفرازی کا
عنایت ہوا براق سوار کو آیا ملائکہ مقربین استقبال کو آئی آہ قیامت کی دن میری امت
کی لوگ بھوکی پیاسی ننگی بوجھ گناہو نکی گردن پر رکھی ہاتھ ظلمو نکی اور بیکسی کا بھیلائی بیچاری
معصیت کی ماری اپنی قبرونسی نکلینگی پچاس ہزار برس کی راہ قیامت اور تیس ہزار برس کی
راہ پل صراط باریک تاریک و دوزخ پر کہینچی ہی نا غریب فقیر بی بضاعت استعداد قطع
مسافت کیونکر کرینگی اور کسطرح قدم اوٹھاینگی ای جبرئیل ہرگز شرط مروت اور طریق
شفاعت مقتضی نہین کہ آج ان بیچارو نکا غم غربت اور بیکسی بھول جاؤن اور بخوشی و
شادمانی براق پر سوار ہون حکم آیا کہ ای رحمۃ للعالمین آپ اسکا ہرگز رنج نکیجی بسطر
آج آپکی در دولت پر براق بہیجا ہی قیامت کی دن آپکی ہر ایک امت کی قبر پر ایک
ایک براق بہیجونگا اور سب کو سوار کر کی طرفۃ العین مین راہ قیامت اور پل صراط
طی کرا کی بہشت مین لاؤنگا پس خواجہ عالم صلعم خوش ہوکی سوار ہونی لگی براق
نی شوخی شروع کی جبرئیل نی کہا یہ کیا بیحرمتی ہی تو نہین جانتا کہ تیرا راکب کون ہی
خلاصہ ہجدہ ہزار عالم سلالہ اولاد آدم مطلع انوار سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ مخزن اسرار
فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ عالم علم دَنَا فَتَدَلَّىٰ والی حرم قَابَ قَوْسَيْنِ
أَوْ أَدْنَىٰ حبیب بیمارن گناہ طبیب بیداران سحرگاہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ صلعم سی براق
نی کہا ای امین وحی الہی ای مہبط الہام ناقتنا ہی تم اسوقت خفگی مت کرو مجھی رسول
مقبول کی جناب مین ایک التماس ہی فرمایا بیان کر عرض کیا آج مین دولت خدمت سی مشرف

مشرف ہون قیامت کی دن جیسی بہتر بہتر براق آپکی سواری کی واسطی آوینگی امید ہون کہ حضور ہمارا کسی براق کو پسند فرماوین حضرت صلعم نی التجا اوسکی قبول فرمائی اور سوار ہوکی چلی جبرئیل میکائیل مع فرشتگان ہمراہی مین ایسا رسی جلو رہے تھے سعادت

یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلہم
بہیج ای رب مری درود وسلام	برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نقل ہی کہ اوس رات کو ستر ہزار فرشتی جانب راست اور اسی ہزار جانب چپ ہر ایک فرشتہ عرش کی نور سی ایک ایک شمع ہاتہ مین لئی کہڑا قدم قدم پر روشنی دکہاتا تہا اور حضرت صلعم کی گیسوی مشک فشان سی چہرہ درخشان ایک اور ہی نور کا عالم دکہاتا تہا اون مشعلون کی نور سی عرصہ بطحا منور اور اون گیسون کی خوشبو سی دماغ قدسیان معطر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ ملائکہ پس وپیش یمین ویسار سی جوق جوق مسجد الحرام تک میری ساتہ کئی جسوقت ارادہ بیت المقدس کا ہوا جبرئیل نی رکاب تہامے تہے اسرافیل نی غاشیہ دوش پر رکہا مجہی اونکی عظمت سی حجاب آیا اور اونسی عذر کیا اسرافیل نی کہا یا حبیب اللہ مین نی آج کی غاشیہ داری ہزارون برس کی عبادت سی خریدی ہی یعنی چند ہزار سال عرش کی نیچی عبادت کی حکم ہوا کہ خدمت تیری قبول ہوئی انعام کیا چاہتا ہی عرض کیا کہ تمام انعام اس عبادت کا اوس صاحب دولت کی امت کو جسکا نام تونی اپنی نام کی پاس لکہا ہی بخشا صرف اسقدر تمنا ہی کہ ایک ساعت اوسکی زیارت نصیب ہو ارشاد ہوا کہ ایک رات اوسکو رتبہ تقرب اور مرتبہ اختصاص

عنایت ہوگا اوسکی غاشیہ برداری کی خدمت مجھی دی جاتی کی یا رسول اللہ یہ وہ قسمت
ہی کہ مجھی ہزارون سال کی محنت اور ریاضت کی عوض عنایت ہوئی غرضکہ حضرت سید عالم
صلعم بیت المقدس سی عجایب غرایب آسمانونکی ملاحظہ فرماتی ہوی سدرۃ المنتہی تک
پہونچی جبرئیل اپنی مقام سی رخصت ہوئی اور کہا **بیت** اگر یک سر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھی یہ تمنا ہی کہ قیامت کی دن
اپنی بازو پل صراط پہ بچھاؤن اور آپکی امت کو باسانی اوتارون پس آپ سدرۃ المنتہی
سی تنہا چلی ہزارون پردے حجاب کی طی کیے یہانتک کہ براق بہی رفتار سی رہ گیا تب
رفرف آیا وہ بہی عرش تک پہونچا کی غایب ہوا ناگہان ابر نور الہی نی شہنشاہ
زمین و زمان سید دو جہان سیاح لامکان کو آغوش رحمت مین لیکر مقام مستوی
تک پہونچایا اور جناب خواجہ عالم صلعم مقام دَنیٰ فَتَدَلّٰی کو فایز ہوکر مورد خصایص
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی اور معہد خصوصیات مَا زَاغَ الْبَصَرُ

وَمَا طَغٰی کی ہوئی دیکھا جو دیکھا سنا جو سنا

ز سپہر کرد چنان گذر کہ رشتۂ میگذرد نظر نہ بجان سری نزول خبر ملک سید و نی بشر	نہ بپای رفتن و اثر نہ بروح عزم نہ بجان حضر تو عروج پایہ او نگر کہ کجا رسید بیک نظر
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ	حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
چو رسید خواجہ دران مکان ہمہ راگذشت برو عیان بس برو خالق انس و جان در وصل شد بنہان	چہ عیان کہ گشت برو عیان ہمہ نہان کہ بود نہان ز برای غرضہ بیان بملک اشارہ کند کہ بان

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله	حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله
ز بهار حسن رخ تو چمنی شده همه کو بکو چو میسر است آرزو بخبر نگفت ندای او	نه اشارتی و نه گفتگو نه سراغ راه و نه جستجو که بسلسبیل مکن صدو برسان تو بید بحار سعو
بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله	حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله
چو تو بدی شده هم شاه و دین سید بر فلک برین ملک و بشر فلک زمین همه شاد و مان طرب گزین	پی سجده قدم مبین و مهر شده همه تن جبین لب جبرئیل همه گراین که جناب سید مرسلین
بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله	حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله
دل و جان من بفدای تو سر دیده و نقد سوای تو ز سپهر تا بسرای تو همه نور شد بضیای تو	چه کسی بهر لقای تو شده اشتیاق فدای تو چو بلامکان شده جای تو دل عرش گشته بپای تو
بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله	حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله
بشگفت غنچه چمن چو شنید نکهت پیرهن بزبان نمیرسد از دهن بگران سخن بگران سخن	شده زرد و شمع در انجمن چو بدید روی و قمر زمن که ز پرده فلک کهن سد این ترانه بگوش من
بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله	حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله
یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلهم
بھیج اے رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

راوی لکھتا ہے کہ جب حضرت خواجہ عالم صلعم وہاں پہنچے عرش کی جانب روانہ ہوئے بارہ ہزار اور جانب جب ایک منبر عظیم مرصع انواع جواہر سے دیکھا احوال منبر کا پوچھا

خطاب آیا کہ واہنی طرف کی منبر اور پیغمبرونکی واسطی ہین اور منبر جانب چپ آپکی واسطے بہشت عرش کی واہنی طرف اور دوزخ بائین طرف واقع ہی منبر جانب چپ آپکی لئی اسواسطی تجویز ہوا کہ قیامت کی دن آپ اس منبر پر جلوس فرماوین اور دوزخیونکا گذر اسیطرف سی ہووے اگر اتفاقا کوئی آپکی امت سی دوزخیونمین شامل ہوجاوے تو آپ اوسی باہر نکال کر شفاعت کرین حبیب میری مجہی ہرگز منظور نہین کہ تمہاری امت کا کوئی شخص مبتلای عذاب ہو بعد اسکی ارشاد ہوا ای محمد التجا جبرئیل کی جو تمہاری امت کی واسطی پل صراط پر اپنی بازو بچہانیکی تمنا رکہتا ہی بہول گئی عرض کیا خداوندا تو دانا اور بینا تر ہی فرمایا ہمنی التماس اوسکی قبول فرمائی پہر ید قدرت آپکی سینہ فیض گنجینہ پر رکہکی علم اولین و آخرین تعلیم فرمایا من بعد سیر بہشت کی لئی حکم ہوا اوہانکی تربت چمنونکی طراوت طرح طرحکی قصر و ایوان انواع انواع کی اشک اور مکان اقسام اقسام کی نعمای بہشت ملاحظہ فرما کی خدا کا شکر بجا لائی پہر دوزخکی دیکہنی کو متوجہ ہوئی حرارت درکات کی تادیر ملاحظہ فرماتی رہی طبقہ اولی تین کہ نسبت اور طبقات کی عذاب کچہ کم تہا لیکن اوسمین ستر ہزار کوہ آتشین ہر کوہ مین ستر ہزار جنگل آگ کی ہر ایک جنگل مین ستر ہزار غار شعلہ اور ہر غار مین ستر ہزار شہر آتشناک ہر شہر مین ستر ہزار قصر سوزان ہر قصر مین ستر ہزار سرای شرر بار ہر سرای مین ستر ہزار خانہ اخگر بیز ہر خانی مین ستر ہزار صندوق آتشین ہر صندوق مین ستر ہزار طرحکا عذاب تہا ستر ہزار دریای آتش ہزار ہزار جوش و خروش کی ساتہ جاری

دیکھی یہ اگر ساتون آسمان و زمین ایک دریا مین غرق ہو جاوین اور تمام فرشتی ہزار
برس تک جستجو کرین نام و نشان اونکا پیدا نہو حضرت سید عالم شفیع اعظم نی یہ حال
دیکھکر مالک سی پوچھا کہ یہ طبقہ کسکی واسطی تجویز ہی مالک نی کچھہ جواب نہ دیا پہر استفسار
فرمایا اسنی شرم سی سر جہکا لیا جبرئیل نی کہا یا رسول اللہ مالک اسکی اظہار مین حضور
سی شرماتا ہی فرمایا بی تکلف بیان کری شاید آج کچھہ تدارک اسکا ممکن ہو مالک نی کہا
یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین یہ طبقہ آپکی امت گنہگار کی واسطی ہی آپ اپنی امت کو
کثرت جرائم سی منع فرماوین والا مجہی طاقت تخفیف عذاب کی نہوگی اور حضور سی
محجوب ہونگا پس خواجہ عالم صلعم یہ حال سنتی ہی گریان ہوئی اور عمامہ مبارک سر سی
جدا کرکی مناجات کرنی لگی کہ خداوندا لوگ میری امت کی بہت ضعیف اور ناتوان
ہین متحمل اس عذاب شدید کی کیونکر ہونگی بی نیاز تونی تاج شفاعت کا عنایت فرمایا
بندہ نوازا مجہی تونی شفیع عاصیان مقرر کیا ہی تو غفور رحیم ہی اب شرم و آبروی میری
تیری ہاتہہ ہی چشم مبارک سی قطرات اشک متصل جاری تہی جبرئیل امین اور ملایکہ مقربین
حضرت کی ساتھہ مناجات مین شریک تہی ناگہان خطاب آیا کہ ای حبیب رب العالمین
و ای شفیع المذنبین آپ ہرگز ملول و رنجیدہ خاطر نہون قیامت کی دن آپ کی
شفاعت سی اتنی لوگ بخشونگا کہ آپ مجہسی راضی اور خوشنود ہوونگی حضرت خواجہ عالم
صلعم نی عرض کیا قسم ہی تیری عزت و جلال کی اگر ایک شخص بہی میری امت کا اس
طبقہ مین ہوگا مین ہرگز راضی نہونگا اور جب تک تمام عاصیان امت میری ساتھ نہونگی

بہشت مین پہنچاوُنگا حکم آیا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کتاب معراج النبوة مین
لکہا ہی کہ اثنای سیر دوزخ مین جہنم سی ایک موج لوہی اور آتش نی جوش مارا اور جوش
آتش مین ایک عورت اور ایک مرد نظر آیا عذاب شدید مین مبتلا دونو سر جوش آتش کی ساتہ
باہر نکلتی اور پہر اونکو نسار قعر دوزخ مین چلی جاتی پہیرا جاتی تہی کہ نبی صلعم سی کچہ عرض حال
کرین لیکن عذاب دوزخ سی فرصت نپاتی تہی جسقدر اونکی دیکہنی سی آپ کو ملال ہوا ویسا
کسی کی دیکہنی سی نہین ہوا تہا آخر مالک سی اونکا احوال پوچہا اوسنی عرض کیا یا حبیب اللہ
اس بات کی اظہار سی معاف رکہئی مجہی اسکی بیان سی شرم آتی ہی انہین دونوں سی استفسار کیجئی
جسوقت وہ دونو سر جوش آتش کی ساتہہ پہر باہر نکلی آپ نی اوس عورت سی پوچہا
تو کون ہی کہ ایسی عذاب مین مبتلا ہی وہی کہا ای جان مادر مین آمنہ ہون تیری ما اور یہ
مرد عبداللہ تیرا باپ ہی حضرت صلعم کا دل مبارک یہ واقعہ عجب دیکہکر نہایت مجروح
ہوا قطرات اشک بی اختیار آنکہوں سی جاری ہوی بارگاہ احدیت سی ندا آئی حبیب میری
دو باتوں سی ایک بات اختیار کیجئی یا مغفرت ماں باپ کی مقدم رکہئی یا بخشایش
امت عاصی منظور فرمائی حضرت رحمة للعالمین بہت روئے اور عرض کیا خدایا مین نی
شفاعت اور مغفرت امتیان گنہگار کی اختیار کی اور ماں باپ کو تیری مرضی پر چہوڑا
خطاب آیا کہ مرکاہ آپ اس امت کی ساتہ اتنی محبت رکہتی ہین کہ مغفرت اونکی اپنی
ماں باپ پر مقدم سمجہی ہمنی بہی امرزش آپ کی امت اور والدین کی بخشایش منظور فرمائی
حبیب رسول کریم صلعم کی استدعا فی درجۂ قبولیت کا ما مات خلعت رخصت کا عنایت

ہوا خواجہ کائنات خزائن برکات اور مراحم و تحیات سی مالا مال ہوکی تشریف لائے

زنجیر حجرہ بدستور ہلتی تہی اور بستر استراحت اوسیطرح گرم تہا صبح کو حال معراج کا بیان

فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نی کہا صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خطاب صدیق اکبر کا

پایا اور ابوجہل نی کہا کَذَبْتَ وہ زندیق مشہور ہوا

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
بہیج ای رب مری درود و سلام	برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

مہر زردانی قلم شکستہ نگار کی تحریر واقعہ وفات خواجہ عالم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات

سی اسقدر ہی کہ ہر حرف تازہ رقم ہجوم رنج اور غم سی آلودہ خاک اور ہر سطر پیچ وخم

بین السطور سی سینہ چاک تہی مقام غیرت ہی کہ جسکی واسطی حضرت آدم بلکہ ہجدہ ہزار عالم

عالم ظہور میں آیا ہو دنیا مین نرہی پس اور کوی اس تیرہ خاکدان وحشت سرا مین کیا

ارادہ قیام کا کرسکتا ہی خامہ شولیدہ بیان زانوی ندامت سی سر نہین اوٹھا سکتا کہ

ابہی حال ولادت خواجہ کائنات کا زبان پر تہا اور کون ومکان زمین آسمان سے

آواز تہنیت کا بلند تہا اب واقعہ جگر گداز وفات کس زبان سی بیان کری لیکن

چون حدیث نبوی حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ ہمنے زخم جگر ہی ضرور ہوا کہ

کچہ حال اس سانحہ قیامت خیز کا بہی بیان کیا چاہئی روایت ہی کہ ہجرت کی

دسوین برس جناب سید عالم صلعم نی حج ادا کیا اور احکام دین کی تلقین فرمائی کلمات

رخصت کی فرمانی لگی کہ شاید آیندہ سال مین پہر اتفاق حج کا نہوا اسیواسطی اس حج کو

حجۃ الوداع کہتی ہین اوراسی سال مین سورہ اِذَا جَآءَ نازل ہوئی آپ نی حضرت جبرئیل
سی فرمایا کہ اللہ تعالی مجھی خبر رحلت کی دیتا ہی اس جہان سی جبرئیل نی کہا یا رسول اللہ
وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی آخر حجۃ الوداع سی فارغ ہوکی مدینی مین تشریف
لائی اہل بقیع اور شہدای احد کی واسطی دعای مغفرت فرمائی پہلی میمونہ خاتون کے
گہر مین دردسر لاحق ہوا جب مرض کی شدت ہوئی ازواج مطہرات عیادت کی
لئی وہین حاضر ہوئین حضرت صلعم نی سب کی طرف دیکھکر فرمایا کل مین کہان ہونگا
سب نی دریافت کیا کہ شاید عایشہ صدیقہ کی گہر تشریف رکہنا منظور ہی تمام ازواج
مطہرات اسی بات پر راضی ہوئین جناب رسول مقبول صلعم اوسی شدت مرض
مین اہلبیت کی دستیاری سی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حجرہ مین
تشریف لائی اور دردسر کے کمال شدت تہی حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ روایت
کرتی ہین کہ حضرت صلعم کو شدت مرض سی نہایت بیقراری تہی بستر بیماری پہ
بار بار کروٹین لیتی تہی اور کراہتی تہی اور اکثر اوقات فرماتی تہی مَعَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اور کبہی فرماتی تہی
ہُوَ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہین کہ ایکدن حالت
شدت مرض مین حضرت سید عالم صلعم نی خواص اصحاب کو حضرت عایشہ صدیقہ کے
گہر بلایا جسدم ہم لوگونکو دیکہا نہایت شفقت اور عنایت سی ہماری غربت اور
بیکسی پہ نظر کرکی رونی لگی اور فرمایا مَرْحَبًا بِکُمُ اللّٰہُ وَجَمَعَکُمُ اللّٰہُ حَفِظَکُمُ اللّٰہُ ھَدٰکُمْ

الله سلمکم الله رزقکم الله ای لوگو ہماری تمہاری ایام فراق کی قریب پونہچی اور
جلد رحلت کیا چاہتی ہی تمہارا اس جہان سی اصحاب نی یہ حال سنتی ہی گریہ وزاری سے
شور عظیم برپا کیا اور پوچہا یا رسول الله آپ کب انتقال فرماوینگی فرمایا بہت قریب
عرض کیا یا رسول الله آپکو غسل کون دی فرمایا مردان اہلبیت جو قریب تر ہون پوچہا
یا رسول الله کفن کس کپڑیکا دیا جاوی فرمایا یہی لباس جو میری بدن مین ہے کفایت کرتا ہی
اور جو چاہو حلل یمنی خواہ مصری یا اور کوئی کپڑا سفید جیسا چاہو پوچہا یا حبیب الله نماز
جنازیکی کون پڑہاوی اتنی مین کسی سی ضبط گریہ نہو سکا سب کی سب بی اختیار رونی
لگی جناب رسالتمآب بہی نہایت شفقت سی آبدیدہ ہوئی اور فرمایا صبر کرو رحمت
خدا نازل ہو تم پر ای لوگو جسوقت مجہی نہلا کی کفناؤ قبر کی پاس رکہکی ایک لحظہ علحدہ
ہوجاؤ پہلی میرا پروردگار آپ رحمت خاص مجہپر نزول اجلال فرمایگا جبرئیل میری
جنازیکی نماز پڑہیگا پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر ملک الموت مع اپنی افواجکی بعد اسکی
مردان اہلبیت پہر عورات اسکی بعد تم لوگ سب فوج فوج آکی نماز میری جنازیکی
پڑہتی جاؤ اور جو شخص پیروی میری دین کی کری تا قیامت سلام میرا اوسکو
پہنچاتی رہو عبد الله بن مسعود روایت کرتی ہین کہ ایک دن بحالت مرض آنحضرت
صلعم کی پاس حاضر ہوا تپ اس شدت سی تہی کہ بدن مبارک پر ہاتہہ نہ رکہہ سکتا
ابو سعید سی روایت ہی کہ شدت اور حرارت تپ کی چادر کی اوپر سی محسوس
ہوتی تہی اور کوئی ہاتہہ نہ رکہہ سکتا تہا نقل ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ

عالم صلعم کی پاس جبرئیل امین آئی اور کہا یا رسول اللہ خدای تعالی بہت بہت سلام فرماتا ہے
اور مزاج کا حال پوچھتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر مرضی مبارک دنیا مین رہنی کی ہو تو تجھکو کل
ہمیشہ شفا کامل عنایت کرون والا اپنی جوار رحمت اور مغفرت مین جای آسایش تجویز کرون
حضرت نی فرمایا مزاج بہت ناساز ہی اور مین بہر صورت تابع فرمان ہون رضای الٰہی اولی

اگرم خلاص جوئی وگرم ہلاک خواہی	سر بندگی بخدمت نہم کہ پادشاہی
بکسی نمیتوانم کہ حکایت تو گویم	ہمہ جانب تو گیرند تو ہمان کنی کہ خواہی

روایت ہے کہ شدت مرض مین سید عالم صلعم نی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا اور
اپنی پاس بٹھایا اور اپنی رحلت کا احوال سنایا حضرت سیدہ نی شور واویلا شروع کیا اور
کہا وَاأَبَتَاہُ وَامِیْتَتَاہُ خَرِبَتِ الْمَدِیْنَۃُ ہای افسوس مدینہ خراب ہوا انصار
اور اصحاب یہ حال دیکھکر نہایت حیران اور سراسیمہ ہوکی گرد مسجد کی جمع ہوئی اور
گریہ وزاری سی شور قیامت برپا کیا حضرت ختم المرسلین صلعم اضطراب اور بیقراری
اصحاب کی سنکر مسجد مین تشریف لائی اور بلال سی فرمایا کہ کوچہ وبازار مین منادی
کری تا وصیت واپسین سی کوئی شخص محروم نرہے بلال روتی ہوئی بازار مین آئی اور آواز
دی کہ ای لوگو آج نبی آخر الزمان کی آخری وصیت ہی جو کوئی یہ آخری وصیت سنا چاہے
تو مسجد مین حاضر ہووی نہین تو پھر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان پس تمام
مسلمان یہ خبر سنتی ہی اپنی دکانین چھوڑ چھوڑ روتی ہوئی مسجد کو چلی اسقدر خلقت جمع
ہوئی کہ صحن مسجد مین قدم رکھنی کی جای نتہی سید عالم مسافر ملک عدم نی بعد حمد و سپاس

حق تعالی کی فرمایا تو کو عنقریب کوچ کیا چاہتا ہی دنیا سی سب نبی تمہارا وصیت کرتا ہون
تینتان باتین کہ اگر کسیکو مجہسی کچہ ایذا پہونچی ہو آج بی تکلف ظاہر کری کہ ابہی انتقام اسکا
مجہسی لی تو مین بہ فراغ خاطر ملک بقا کو روانہ ہون اور یہ خیال نکری کہ انتقام لینا رسول
سی نامناسب ہی اسواسطی کہ فضیحت عقبی کی رسوائی دنیا کی بہتر ہی کسی نی عرض کیا
یارسول اللہ مین منافق ہون کسیکی عرض کیا مین دروغگو ہون کثیر النوم ہون آپ نی
سب کی واسطی دعا فرمائی اتنی مین عکاشہ نی عرض کیا یارسول اللہ حضرت نی ایک
منزل مین بسبب میری پیٹہہ پر تازیانہ مارا تہا مجہی انتقام اسکا ہرگز منظور تہا لیکن جو کہ حضور
نی بقدر اصرار فرمایا اظہار اس بات کا ضرور ہوا آپ نی فرمایا رَحِمَكَ اللّٰهُ یا عکاشہ
انتقام چاہتا ہی اوسنی عرض کیا ہی یارسول اللہ حضرت سید عالم صلعم نی بلال سی فرمایا
کہ فاطمہ کی گہر جا اور وہ تازیانہ کہ اکثر لڑائیون مین ہمارے پاس رہتا تہا لا بلال افتان و خیزان
صد گونہ بیقرار اپنی جبین سی برابر روتی ہوئی جناب سیدہ کی گہر سی وہ تازیانہ حضور مین لائی
حضرت صلعم نی وہ تازیانہ عکاشہ کو حوالہ فرمایا اور صحن مسجد مین بیٹہ کر فرمایا ای عکاشہ
رحمت خدا نازل ہو تجہ پر تو ورعایت اپنا انتقام لی عکاشہ تازیانہ لیکر مستعد ہوا
اہل محفل مین ایک شور محشر برپا ہوا تمام اصحاب اور انصار اور اہل بیت یہ حال دیکہتی
تہرانی لگی مسجد مین ایک زلزلہ سا پڑ گیا ابوبکر صدیق اور عمر خطاب کہتی تہی ای عکاشہ
مزاج شفیع عالم مسافر ملک عدم کا چند روز سی علیل ہی عوض ایک تازیانہ کی سو سو تازیانہ
ہمکو مار ایکو اس تکلیف سی معذور رکہ عثمان باحیا اور علی مرتضی روتی ہوئی آتی اور کہتا

کہ ای عکاشہ طبیعت رسول کریم معدن اخلاق عمیم صلعم کی شدت سی بیمار ہی ایک تازیانہ
کی بدلی دو دو سو تازیانہ ہمکو مار رسول مصطفی محبوب کبریا کو اس حالت مین اذیت سے
معذور رکہ بعد اسکی دونو صاحبزادی جناب حسنین رضی اللہ عنہما یہ خبر سنکی مضطر اور گریان
آئی اور کہنی لگی ای عکاشہ ہمارا باپ بسبب بیماری کی بہت ضعیف و ناتوان ہی ایک تازیانہ
کی عوض ہزار ہزار تازیانی ہمکو لگا ہمارے جد بزرگوار کو اس حالت رنجوری مین مت
تکلیف پوہنچا اوسنی عرض کیا صاحبزادو امر انتقام شخص غیر پر منتقل نہین ہوتا یہ سن
حضرت سید عالم رسول اکرم نی فرمایا ای عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا امر کی فرصت
نہ ہی ضرور نہین کہ پہر یہ مواخذہ عاقبت تک باقی رہی عکاشہ نی عرض کیا یا حبیب اللہ
مین اوسدن برہنہ تن تہا اور حضور اسوقت پیرہن پہنی ہین حضرت صلعم نی پیرہن جسم
بدن مبارک سی اوتارا تمام اہل محفل عبرت سے روتی بیہوش ہوگئی اور ملائکہ مقربین ہیبت سے کانپتی

خدایا این چه سامان است امروز — فلک بر خویش لرزان است امروز
خدایا بر حبیب خویش منگر — که از دردش نباشد شور محشر
تنش نازکتر از برگ گل تر — خلد تار نگاهش همچو نشتر
خدایا بر حبیب خود ببخشای — مصیبت های او بر ما بیفزای

غرض عکاشہ اوٹھا اور مہر نبوت خاتم رسالت کو بوسہ دیکی عرض کرنی لگا یا حبیب اللہ
آرزو میری یہی تہی کہ دم واپسین ایکبار مہر نبوت کی زیارت سی مشرف ہون چنانچہ بحیلہ انتقام
اس دولت سی بہرہ اندوز ہوا ورنہ جناب اقدس نی نہ کبہی مجہی تازیانہ مارا اور نہ مین مجال

انتقام لینی کی۔ کہتا تہا آپ نی عکاشہ کی حق مین دعا خیر فرمائی اور وہ دولت بہشت مین نصیب ہو

یا رب صل وسلم دائما ابدا
علی نبیک خیر الخلق کلہم

بہیج ای رب مری درود وسلام
برگزیدہ نبی پر اپنی مدام

روایت ہی کہ ایام مرض مین بلال ہر روز نماز پنجگانہ سی حضرت صلعم کو خبر کرتی تہی آپ مسجد مین تشریف لاتی اور نماز با جماعت ادا فرماتی اخر مرض مین عشا کی وقت بلال حجرہ کی دروازی پر جاکر پکاری الصلوۃ یا رسول اللہ طالب وصال خدا عازم ملک بقا نی شدت مرض کی سبب سی باہر نہ آسکی فرمایا ابوبکر سی کہو نماز پڑہاوی عائشہ صدیقہ نی عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کثیر الحزن رقیق القلب ہی آپکا مقام خالی دیکہکر تاب نہ لاسکیگا پہر حکم ہوا ابوبکر نماز پڑہاوی غرض بلال حیران یا ملال یہ حکم سنکر روتی ہوئی پہرتی کہا ای کاش مین پیدا نہوتا یا پہلی ہی مرجاتا کہ یہ حال اپنی اقا کا اپنی انکہہ سی نہ دیکہتا اب فراق رسول اللہ مین کیونکر جیونگا اور کسطرح دلکو صبر دونگا القصہ بلال نی صدیق اکبر کو حکم نبوی سی مطلع کیا ابوبکر نماز کی واسطی کہڑی ہوئی جسوقت مقام خیر الانام کا خالی دیکہا ضبط کر نہ سکی بی اختیار رونی لگی اور بیہوش ہوکر گر پڑی

در نمازم خم ابروی تو چون یاد آمد
حالتی رفت که محراب بفریاد آمد

فریاد وزاری اصحاب کی سمع مبارک مین پہونچی آنکہ کہول دی اور سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا سی پوچہا کیا شور ہی عرض کیا

یاران تو از غمت زبون شد
زین پیش چہ گویمت کہ چون شد

از

از ہجر تو سوخت استخوانہا		چون موم گداخت مغز جانہا

حضرت سید عالم صلعم پھر مسجد مین تشریف لاتی اور فرمایا ای لوگو کوئی پیغمبر اپنی
امت مین ہمیشہ نہین رہا مین بھی نہ رہونگا قریب ہی کہ تمسی جدا ہون تمہین خدا
کو سونپتا ہون نقل ہی کہ ایکدن خلاصہ موجودات خواجہ کائنات صلعم نے
حضرت علی کی زانو پر سر مبارک رکھکر آنکھین بند کرلین اور چہرہ نورانی کا رنگ
متغیر ہو گیا فاطمہ زہرا نی کہا وا ابتاہ کچھ جواب نہ پایا پھر کہا باباجان فاطمہ کی جان
تمپر قربان ذرا آنکھ کھولئی اور مجسی کچھ بولئی حضرت صلعم نی فاطمہ زہرا کو بیقرار
دیکھکر پاس بلایا اور اپنی سینہ سی لگایا اور فرمایا خداوندا فاطمہ کو صبر دی
اتنی مین دونو صاحبزادی حضرات حسنین رضی اللہ عنہما حاضر ہوئی رخساری
سینہ مبارک پر ملتی تھی اور رو رو کر کہتی تھی ای پدر بزرگوار آپکی مفارقت سی
ہمارا حال کیا ہوگا بعد تمہاری ہماری ماں اور باپ کی غمخواری کون کریگا ازواج
مطہرات اور اصحاب کی رونی سی زمین آسمان کانپتا تھا حضرت صلعم نی فرمایا
لوگو صبر کرو یہ فرمایا اور بہت روئی ام سلمہ نی پوچھا یا رسول اللہ آپ معصوم
ہین رونی کا سبب کیا ہی فرمایا امت کی بیچارگی اور بیکسی پر روتا ہون حضرت بیبی
سیدہ فاطمہ زہرا نی پوچھا ای پدر مہربان قیامت کی دن مین آپکو کہان پاؤن
فرمایا کہ جنت مین لوای حمد کی نیچی آمرزش امت کی واسطی استغفار کرتا ہونگا
عرض کیا اگر وہان بھی نپاؤن فرمایا پل صراط کی پاس امت کی نجات کیواسطی

تیری محبوب کی اتبک مطمئن نہین کیا اور آزرده جاتی ہی جس سی مزاج عالی مسرور ہو حکم ہوا
کہ میری حبیب سی بعد سلام کہو کہ آپ کی امت کا کوئی شخص اگر تمام عمر جرم وعصیان مین
آلوده ہی اور موت سی ایکسال پہلی توبہ کری سب گناه اوسکی بخشونگا حضرت صلعم نی
فرمایا موت کا حال کسیکو معلوم نہین شاید ایک برس پیشتر توبہ نصیب نہو ارشاد ہوا ایک مہینہ
پہلی توبہ کری آپ نی فرمایا ایک مہینہ بہی بہت ہی ارشاد ہوا ایک ہفتہ پیش از مرگ
توبہ کری فرمایا ایک ہفتہ بہی بہت ہی فرمان آیا ایک دن پہلی توبہ کری فرمایا ایکدن
بہی بہت ہی خطاب پہونچا ایکساعت قبل از مرگ توبہ کری فرمایا ایکساعت بہی
بہت ہی شاید میسر نہو آخر حکم ہوا کہ اگر تمام عمر گناہون مین گذاری ہو اور مرتی دم آنکہین سی
آنسو بہاوی یا اپنی اعمال یاد کرکی پشیمان ہووی اوسکی گناه بخشونگا اور پشیمان بہی نہو
اوسکو محض تیری شفاعت سی نجات دونگا بعد اسکی فرمایا ای جبرئیل اب تین باتونکی
مجہی آرزو ہی اور امیدوار ہون کہ میرا پروردگار وه بہی قبول فرماوی اول
یہ کہ میری امت بشامت گناه سی دنیا مین عذاب نہو دوسری یہ کہ قیامت کی
دن میری شفاعت عاصیان امت کی حق مین قبول فرماوی تیسری یہ کہ ہر ہفتہ
مین دوبار امت کی اعمال سی مطلع ہوتا رہون کہ مجہی اپنی امت کی مفارقت کا ہرگز
تحمل نہین اگر اونکی اعمال نیک سنونگا اسطرح اونکی نامۂ اعمال مین لکہا دونگا کہ کبہی مٹ
نسکیگا اور اگر اعمال بد دریافت ہونگی تو استغفار کرکی اونکی نامۂ اعمال سی محو کروا دونگا
حضرت جبرئیل امین گئی اور جناب احدیت جل شانہ سی خبر خوش لائی کہ حق تعالی نی یہ

باتین بہی قبول فرمائین خواجہ عالم نی خوش ہوکی فرمایا الآن طاب قلبی یعنی اب
دل میرا محظوظ ہوا ای عزرائیل اب اپنا کام کر غرض عزرائیل بموجب حکم کی قبض روح

میں مصروف ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یارب صل وسلم دائما ابدا		علی نبیک خیر الخلق کلہم
بہیج ای رب مری درود و سلام		برگزیدہ سبنی پر اپنی مدام

شدت جان کنی اور سکرات موت کی اسقدر تہی کہ رنگ چہرہ مبارک کا کبہی زرد اور کبہی
سرخ ہو جاتا تہا اور ایک پیالہ پانی کا سامنی رکہا تہا بار بار پانی اپنی منہ پر ملتی تہی
اور فرماتی تہی اعوذ باللہ عن سکرات الموت ان للموت سکرات
ملک الموت سی پوچہا کہ جان کنی مین اسقدر تکلیف اورونکو بہی ہوتی ہی عرض کیا کہ
یارسول اللہ جسقدر تکلیف اورون پر ہوتی ہی اوسکا عشر عشیر بہی آپکی واسطی نہین سنتی ہی
آبدیدہ ہوکی فرمایا واامتاہ ای عزرائیل جتنی تکلیف اور شدت نزع روحکی میری امت کو
ہو آج اونکی عوض سب مجہ پر تمام کرتا میری امت ضعیف اس رنج واذیت سی محفوظ رہی
عزرائیل نی عرض کیا یاشفیع المذنبین آپ اسکا کچہ غم نہ فرماوین جسطرح ماد رشفقہ سوتی
لڑکی کی منہ سی پستان نکال لیتی ہی اسیطرح آپکی امت کی روح بآسانی قبض کرونگا
روایت ہی کہ ایام مرض مین حضرت عایشہ صدیقہ کی پاس چہ یاسات دینار ہمراہ
تہی کہ سب فقرا اور مساکین کو دیڈالی اور نزع روح کی وقت چراغ کا تیل میسر نہوا
چنانچہ حضرت عایشہ نی ایک ہمسایہ سی فرمایا کہ اگر تری کہر تہوڑا سا تیل ہو تو لا کہ

سلطان دین متین شمع شرع مبین اسوقت حالت نزع مین ہین حالت نزع مین سر مبارک
حضرت عایشہ صدیقہ کی زانو پر تہا ہاتہہ آسمانکی طرف اوٹہا کی فرماتی تہی اللہم الرفیق
الاعلی تو یکبارگی روح پرفتوح قالب پاک سی پرواز کر کی دار البقا کو رحلت فرماہوئے
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

ای جان صد ہزار چو ما وقف جان تو		ہر دم ہزار تحفہ ز ما بر روان تو

حضرت سیدۃ النسا رضی اللہ عنہا واویلا و امصیبتا سی فریاد کرتی تہین بابا پ میری موت
حق کی قبول کی تو نی باپ میری جنۃ الفردوس مین نزول کیا تو نی بابا جان خبر تیری
موتکی جبرئیلکو ن پہنچاوی بابا جان بغیر تیری وحی الٰہی کسکی پاس آویگی افسوس اب دین
کی پاسداری کون فرماویگا افسوس اب جبرئیل سی گہر کا ہیکو آئیگا بار خدایا مجہی اپنی باپکی
دیدارسی محروم مت رکہ بار خدایا مجہی اپنی حبیب کی زیارتسی بی نصیب مت کر
اسیطرح نازنکی فراق میدرمین کریان اور نالان ہین یہانتک کہ بعد چہہ مہینی کی
انتقال فرمایا ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روتی تہین اور فرماتی تہین افسوس او نبی
آخر الزمانکا جوامت عاصی کی غم مین ایک رات باطمینان نسویا اور ایکدن نان جو سین
اسودہ ہوکر نہ کہائی کوہر دندان اوسکا سنگ جفا سی شہید ہوا لیکن سوا صبر اور شکر کی
کچہ زبان پر نہ لایا افسوس اوس نبی صاحب جاہ کا جسنی درویشی کو تونگری پر اختیار فرمایا
اصحاب جو مسجد مین معتکف تہی اہل بیت کے رونیکی آوازسنکی سراسیمہ اور متحیر ہوگئی
بعضی سکتی کی حالت مین خاموش بعضی اختلال حواس سی خود فراموش ہوئی چنانچہ حضرت

عثمان بزبان سی کچھ بول سکتی کی حالت مین ہر ایک کا دم نکلتی تہی حضرت صدیق اکبر روتی ہوی آئی اور کہا واحمداہ وانقطاع ظہراہ

ای پشت مرا ز غمت شکستی	تا زحمت حیات خویش رستی

چہرہ مبارک سی ردا اوٹہا کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا ای خدا اپنی حبیب کو میر اسلام پونہچا اور ای حبیب صدیق کو اپنی خدا کی پاس جلد بلا تمام اصحاب کی گریہ وبکا سی عالم حشر برپا ہوا اور ماتم کیا ملائکہ اور خضر اور الیاس نی ناقہ سواری کا ایسا غمگین ہوا کہ کچہ کہاتا نہ پیتا تہا بعد تین روز کی مرگیا اور دراز گوش کنوین مین گر کی ہلاک ہوگیا روایت ہی کہ انتقال کی وقت سی دفن تک مدینہ ایسا تنگ اور تاریک ہوگیا تہا کہ اپنی آنکہ سی ہاتہ نظر نہین آتا تہا اور ایک کو دوسری کا منہ نہین سوجہتا تہا فی الحقیقہ جب ایسا آفتاب مکرمت دنیا سی اوٹہ جاوی کسیکو زمین وآسمان کیونکر نظر آوی

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ
بہیج ای رب مری درود وسلام	برگزیدہ نبی پر اپنی مدام

اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار نی موافق وصیت کی غسل اور تجہیز وتکفین عمل مین لائی اور نماز جنازہ کی نوبت بنوبت مطابق حکم کی پڑہتی گئی بعد اسکی دفن کیا قثم بن عباس روایت کرتی ہین کہ جسوقت جسد مبارک کو قبر مین سر برخاک پر لٹا دیا اور چہرہ نورانی سی پردہ کفن کا اوٹہا دیا مین نی دیکہا کہ لبہای مبارک کو جنبش تہی اور آہستہ آہستہ کچہ فرماتی تہی مین نی اپنی کان انکی نزدیک لی گیا تو سنا کہ قبر مین بہی یہ فرماتی تہی یا رب اُمَّتِی اُمَّتِی

بجانم حضرت امتیو که تراست سبکان	از عہد تا به لحد ہمان خاکر امستان

نقل ہی کہ جسوقت روح سراپا فتوح زینت افزای عالم علیین ہوئی ایک تابوت مرصع
یاقوت جنت سی مرتب ہوا اور جناب سید عالم صلعم کی نظر انور سی گذرانا گیا کہ اگر
مرضی مبارک ہو تو ملائکہ ملا اعلے جسد اطہر کو اس تابوت مین لاوین اور مرقد مبارک
مدفن متبرکہ سر بستان بہشت مین بناوین حضرت شفیع المذنبین خاتم المرسلین نے
فرمایا کہ میرا دل نہین چاہتا اور طبیعت گوارا نہین کرتی کہ امت سی ایک لحظہ جدا ہو ان
مین نی خاکساران امت غمناک کی واسطی گوشۂ خاک قبول کیا تا مین اونسی جدا نہو
اور وہ میری فراق مین مبتلا نہون اور جب تک مین انمین رہون وہ عذاب
دنیا و آخرت سی محفوظ رہین عاشقان محمد فدا اس شفقت اور عنایت کو بغور
دیکہا چاہئی کہ کس قدر تفضلات ہم خاکسارونکی مشت خاک پر مبذول ہی
لازم ہی کہ ہم دل و جان ایسی شفیع شفیق کی نام پر قربان کرین اور اوس مرقد
منور اور روضہ انور کی زیارت سی مشرف ہون اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هٰذِهِ النِّعْمَةَ
بِفَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ راوی لکہتا ہی کہ بعد وفات خواجہ کائنات علیہ التحیات
کی جسقدر صدمات صحاب اور ازواج طاہرات پر گذری بیان اوسکا احاطہ
تحریر سی خارج ہی چنانچہ بعضی قوت گفتار اور بعضی طاقت رفتار سی عاری ہوئے
اور بعضی مر گئی اور بعضون نی مسافرت اختیار کی چنانچہ حضرت بلال حبشی نے
مدینہ چہوڑا اور شام کو چلی گئی بعد چند مدت کی حضرت صلعم کو خواب مین دیکہا

کہ فرماتی ہین ہمپر جفا کی تو نی کہ ہماری جوار رحمت سی دور چلا گیا اب قصد جاری
زیارت کا کر حضرت بلال مدینی مین آئی اون دنون جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا نی انتقال فرمایا تہا حضرت حسنین علیہما السلام کی ملازمت سی مشرف ہوکی
حال وفات جناب سیدہ کا سنا بہت روئی اور کہا ای جگر گوشہ رسول بہو زہر گوارا
کا وصال خوب جلد پایا بعد اسکی اکثر احباب مکلف ہوئی کہ بلال موافق معمول
قدیم کی اذان سناوین بلال نی عذر کیا کہ ہرگاہ میری اذان کا قدردان ہی
دنیا مین نہ رہا کس بہانسی اذان کہون اور کسکو سناؤن جب لوگون نی بہت سا
اصرار کیا اور حضرت حسنین علیہما السلام نی بہی مبالغہ فرمایا تب بلال اذان کہنی
پر مستعد اور اہالی مدینہ گرد پیش سی جمع ہوئی جسوقت بلال نی کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ تمام مدینی کی در و دیوار سی شور برپا و بلند ہوا جب کہا اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰہِ اور قبر شریف کی طرف اشارہ کیا سب بی اختیار رونی
لگی اور بلال بیہوش غش کہا کی گری تمام ازواج طاہرات اپنی اپنی حجروں سی
باہر نکل آئی اور کہا ای بلال اب کسیکو تمہاری اذان سننی کی تاب نہین
غرض وہ دن ایسا ماتم برپا تہا کہ گویا خواجہ کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات نی
ابہی انتقال فرمایا ہی عاشقان محمد آنحضرت صلعم کی نام سی عشق ہونا صدگونہ
موجب برکات اور ہر طرح سبب حسنات و نجات ہی راوی لکہتا ہی
کہ ملک شام مین ایک یہودی تہا شنبہ کی دن توریت پڑہنی مین مشغول تہا ناگاہ

حضرت صلعم کا چار مقام مین لکھا دیکھا عداوت کی راہ سی اوس ورق کو آگ مین جلا
دیا دوسری روز وہ نام مبارک آٹھ جگہ پھر لکھا پایا اوس ورق کو جلا دیا تیسری روز
بارہ مقام مین نام نامی لکھا دیکھا یہ شخص نہایت حیران ہوا کہ جسقدر اس نام کو صحفہ
توریت سی مٹاتا ہون اور بھی زیادہ لکھا پاتا ہون اگر یہی احوال ہی تو تمام توریت
اسی نام سی بھر جاویگی آخر مشتاق زیارت کا ہوا رات دن زیارت کی اشتیاق
مین منزل بمنزل طی کرتا ہوا مدینہ منورہ مین پہونچا پہلی حضرت سلمان فارسی سی
ملاقات ہوئی سلمان کو سمجھا کہ یہی پیغمبر خدا ہین پوچھا کہ اَنتَ محمد حال آنکہ خواجہ عالم
صلعم تین دن پیشتر انتقال فرما چکی تھی سلمان نے کہا ای عزیز مین محمد نہین محمد کا
غلام البتہ ہون اوسنی کہا مجھی رسول خدا کی پاس لیچلو سلمان متفکر ہوی کہ اگر حال
وفات کا سناتا ہون تو ایک مشتاق مایوس ہوجاتا ہی اور اگر چھپاتا ہون
تو اخفای امر حق مناسب نہین کہا ای شخص تجھے اصحاب رسول کی پاس لیچلتا ہون
الغرض سلمان اوسکو ساتھ لیکر مسجد نبوی مین آئی حضرت امیر المومنین علیؓ اور اصحاب
رسول مسجد مین محزون اور ملول بیٹھی تھی یہودی ازبسکہ زیارت رسول خدا کا
اشتیاق اور شوق ملازمت مین استغراق رکھتا تھا حضرت علی مرتضیٰ کو رسول خدا
سمجھا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
جسوقت نام حضرت صلعم کا سنا اصحاب بی اختیار رونی لگی حضرت علیؓ نی پوچھا
ای شخص تو کون ہی کہ ہماری مصیبت تازہ کرتا ہی اور نمک جراحت دل پہ چھڑکتا ہی

تین دن ہوی کہ وہ آفتاب رسالت زیر زمین پنہان ہوا دوستونکا جگر آتش
فراق سی کباب ہی بہووی یہ بات سنتی ہی بیہوش ہو کی گرا اور اپنا سر پیٹ کی
کہنی لگا وَاحَسرَتَاقَدْضَاعَ سَفَرِی یَالَیْتَنِی لَمْ تَلِدْنِی اُمِّی یہیات میرا
سفر ضائع ہوا ای کاش مین پیدا نہوا ہوتا اگر پیدا ہوا تہا نہ پڑہتا جو پڑہتا نام محمد کا
نہ دیکہتا اگر دیکہا تو زیارت سی محروم نرہتا بعد اسکی کہا یا علیؑ اوس جناب کا کوئی لباس
متبرک منگا دو تا اوسکی خوشبو سی میری دلکو تسکین حاصل ہو امیر المومنین نی سلمان
فارسی کو حضرت سیدہ بنت رسول اللہ کی حضور مین بہیجا کہ لباس قدسی اساس
لاوین وہان حضرت زہرا اور جناب حسنینؑ دروازی سی کربان اور نالان تہی
سلمان نی در حجرہ کی زنجیر ہلائی جناب سیدہ نی پوچہا کہ یتیمونکی دروازی پر اس وقت
کون آیا ہی سلمان نی عرض کیا خادم آستان اہلبیت سلمان فارسی فرستادہ
مرتضی علی ہی رسول اللہ کا جبہ مبارک دیجئی سیدہ نی فرمایا واویلا میری باپ کا
جامہ مبارک کون پہن سکتا ہی سلمان نی سب حقیقت حال عرض کی اور پیرہن
مبارک مسجد مین لائی تمام اصحاب رسول اوس دین و دنیا کی بادشاہ کا پیراہن
کہ جسمین سات پیوند مختلف جا بجا لگی تہی دیکہکر بہت روئی یہودی اوسکی خوشبو
سونگہتا اور بار بار آنکہونسی لگاتا اور کہتا تہا رُوحِی فِدَاكَ عَلیٰ طِیبِكَ یَا مُحَمَّدُ
یا رسول اللہ میرا دل و جان اس خوشبو پر قربان افسوس یہ مشتاق دولت دیدار تیسی
محروم رہا یہ کہتا اور روتا ہوا حضرت علیؑ کی ساتہ مرقد انور کی نزدیک آیا کلمہ

طیبہ زبان پر لایا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ

پھر کہا بار خدایا اگر میرا اسلام تو نے قبول کیا ہو تو اسی دم مجھے اپنی حبیب کی حضور میں

بلا لیں یا محمد یا محمد کہتی ہوئی زمین پر گر پڑا اور رسول مقبول کی محبت میں واصل

ملک بقا ہوا الحمد للہ علی ذلک اللہم امتنا علی حب حبیبک محمد صلی اللہ

علیہ و آلہ و سلم انا للہ و انا الیہ راجعون خداوندا بافی محفل رسول اور مولف اس کتاب

سعید یعنی فقیر غلام امام شہید کو اور اوسکی کاتب اور قاری اور سامع کو جزای

خیر عنایت کر اور ہر ایک کی گناہ صغیرہ و کبیرہ سی درگذر آمین یا رب العالمین

وصل وسلم علی خیر خلقک محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الراحمین تمام شد نسخہ متبرکہ

سوانح شریف من تصنیف علامہ عصر

دانش آگاہ محب نامدار کار رسول اللہ

مقبول درگاہ رب رحیم

مولوی غلام امام شہید

ساکن الہ آباد

۱۲۴۸۶